الجمع بين الصلاتين

بين الشيعة والسنة



تأليف

الشيخ آصف علي النجفي

الجمع بين الصلاتين
بين الشيعة والسنة
تأليف
الشيخ آصف علي النجفي

الجمع بین الصلاتین

بین الشیعہ والسنہ

تألیف

الشیخ آصف علی نجفی

ناشر

مؤسسہ نور الہدیٰ

کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	الجمع بین الصلاتین بین الشیعہ والسنہ
تألیف	الشیخ آصف علی نجفی
نظر ثانی	الشیخ محمد افضل کراروی نجفی
معاون	الشیخ محسن عباس نجفی
طبع وسال اشاعت	طبع اوّل-2021
تعداد	1000
ناشر	مؤسسہ نور الھدیٰ

ملنے کا پتہ

حوزہ علمیہ نجف الاشرف-عراق

فون: 8423 925 750 964+

052 094 751 964+

فہرست

مقدمه

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وآله الطيبين الطاهرين المعصومين الذين أذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا ولعنة الله على قوم الظالمين أما بعد فقد: قال الله تعالى في كتابه الكريم: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ (النساء/103)

ترجمہ: بیشک نماز مومنین پر مقرر اوقات میں فرض کی گئی ہے۔

شریعت مقدسہ میں نماز کو دین کا ستون، مومن کی معراج اور اسلام کی روح قرار دیا گیاہے اور فقہاء اسلام نے اسے ضروریات دین میں سے قرار دیاہے اور اسکے منکر کو خارج از اسلام متصور کیا جاتاہے۔

نوٹ: ضروریات دین سے مراد: « هي التي يعرفها كل واحد من المتدينين مثلاً كون صلاة الظهر أربع ركعات».

ترجمہ: کہ ہر وہ چیز جو ہر اسلامی مکتب فکر کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر مذہبی شخص کے نزدیک واضح اور معروف ہو جیسا کہ نماز ظہر کی چار رکعات۔۔وغیرہ۔

اگر کوئی شخص نماز کی فضیلت اور اہمیت کی کما حقہ معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ واقعہ کربلا کا مطالعہ کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ کربلا کے جیالوں کے قلوب کے اندر کس قدر نماز کی محبت جوش مار رہی تھی انہوں نے کربلا کی جنگ روک کر تیروں کی بوچھاڑ میں گرم ریت پر سر سجدے میں رکھ کر پیغام دیا کہ ہماری جنگ کا مقصد حصول حکومت ہر گز نہیں بلکہ نفاذ شریعت محمدیؐ ہے، جس کی روح اور حیات کا نام نماز ہے۔

بد قسمتی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ نماز جیسی عظیم عبادت بھی امت مسلمہ کے مابین اختلاف سے محفوظ نہ رہ سکی اور اس اختلاف کا رئیسی سبب سنت نبوی ﷺ اور سیرت اہلبیت علیہم السلام سے دوری ہے بالخصوص شیعان حیدر کرار کی نماز کو طعنوں کا نشانہ بنایا جاتا کہ شیعہ حضرات جو نمازیں جمع کرکے پڑھتے ہیں یہ شریعت کے منافی عمل ہے کیونکہ اللہ تعالی نے نماز پنجگانہ کی ادائیگی کیلئے علیحدہ علیحدہ اوقات مقرر فرمائے رکھے ہیں۔

اور شیعہ حضرات بلکل ان اوقات کی پرواہ نہیں کرتے اور نمازیں ملا کر پڑھتے ہیں ان کا یہ عمل قطعی طور پر سنت نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں اور وہ اپنی آسانی اور سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ظہرین اور مغربین کو جمع کرکے پڑھنا اپنا مذہبی شعار سمجھتے ہیں۔

کاش ایسے اعتراض کرنے والے مقرر شعلہ بیان خطباء سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرتے تو ان کے غم وغصہ میں کافی حد تک کمی واقع ہو جاتی، کیونکہ دو نمازیں جمع کرکے پڑھنا سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔

امیر کائنات نے یہ سچ کہا ہے کہ « الناس اعداء ما جهلوا ».

ارشاد ربانی ہے: ﴿ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ﴾ (البقرة/ 185) ترجمہ: کہ اللہ تعالی تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہیں مشکل اور مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دین مبین کو اپنے مخلص اور مومن بندوں کیلئے سہل اور آسان قرار دیا ہے، اور اللہ تعالی نے اس دین حنیف میں جس چیز کی رخصت اور اجازت دے رکھی ہے اس سے استفادہ کرنا خلاف شریعت اور خلاف عقل ہر گز نہیں، بلکہ عین شریعت ہے۔

اب میں اس سلسلہ میں اپنے محترم قارئین کی خدمت اقدس میں اہلسنت مصادر میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی شدہ چند ایک احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، جن میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس چیز کی رخصت اور اجازت حاصل ہو اس سے استفادہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے۔

« وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ » .

ترجمہ: ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس کے احکام کو بجالایا جائے اسی طرح وہ پسند کرتا ہے اس کی طرف سے ملنے والی اجازت اور رخصت کو قبول کیا جائے۔

« وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ ، وَابْنُ حِبَّانَ ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَالْبَيْهَقِيُّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا لَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَتُهُ ».

ترجمہ: ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی جس طرح معصیتوں کے ارتکاب کو پسند نہیں فرماتا اسی طرح اس بات کو بھی پسند نہیں فرماتا کہ اس کی طرف سے ملنے والی اجازت اور رخصت کو قبول نہ کیا جائے۔

« وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَوَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ، وَأَبُو أُمَامَةَ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ الْعَبْدُ مَغْفِرَةَ رَبِّهِ ».

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح بندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو پسند کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالی پسند کرتا ہے کی اس کی طرف سے ملنے والی اجازت اور رخصت کو قبول کیا جائے۔

« وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ : إِنِّي أَقْوَى عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ لَمْ يَقْبَلْ رُخْصَةَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ جِبَالِ عَرَفَةَ ».

ترجمہ: طبرانی نے ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر سے کہا کہ میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کی قدرت اور صلاحیت رکھتا ہوں ابن عمر نے اسے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی اجازت اور رخصت کو قبول نہیں کرے گا تو اس پر عرفہ پہاڑ کے برابر گناہ ہونگے۔

(الدر المنثور في تفسير المأثور ج1، ص 350، پ2، تفسیر آیت 185 یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر، جمال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطي متوفی ھ طبع ثانیہ2004، منشورات علی بیضون بیروت، لبنان)

نبی کریم ﷺ نے حکم الہی سے مدینہ منورہ میں ظہرین اور مغربین کو بغیر خوف، سفر بارش، مرض اور عذر کے جمع کر کے پڑھا ہے اور جب نبی کریم ﷺ سے نمازیں جمع کر کے پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے اپنی امت کی سہولت اور آسانی کیلئے ایسا کیا ہے، اور جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ﴾ (الحشر/7)

ترجمہ: میرا حبیب جو چیز تمہیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاو۔

کیونکہ نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمارے لئے عملی نمونہ ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کی سنت اور سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اوقات نماز قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اوقات نماز کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾

ترجمہ: اے رسول ﷺ ! آپ سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک (ظہر، عصر مغرب اور عشاء کی) نماز قائم فرمایا کریں اور نماز فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کرلیں) بیشک نماز فجر کے قرآن میں (فرشتوں) کی حاضری ہوتی ہے۔

(عرفان القرآن، سورہ بنی اسرائیل، آیت 78، ص 495، ترجمہ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت مجیدہ میں اجمالی طور پر نماز پنجگانہ کے اوقات بیان کیے گئے ہیں لیکن اس آیت میں لفظ" دَلوکِ" کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض نے لفظ" دَلوکِ" کا معنی زوال آفتاب لیا ہے یعنی سورج کا وسط آسمان سے ڈھل جانا۔ اس قول کو عمر ابن عمر، ابوہریرہ، ابوبرزہ اسلمی، ابن عباس رضی اللہ عنہ ، حسن، شعبی ،عطا، مجاہد، قتادہ، الضحاک اور ابن جریر نے اختیار کیا ہے اور نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی یہی معنی ذکر فرمایا ہے۔

(الدر المنثور في التفسير المأثور، ج4، تفسير سورة الإسراء/ 78، جلال الدين عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفي 911ھ)

لفظ (دلوک) سے مراد زوال آفتاب

اگر اس آیت میں لفظ "دَلوُکِ" سے مراد زوال آفتاب لیا جائے تو یہ آیت نماز پنجگانہ کے اوقات کو شامل ہو گی جس کی تفصیل آگے ذکر کی جائے گی۔

ازہری کہتا ہے کہ کلام عرب میں لفظ "دَلوُکِ" کا معنی زوال ہوتا ہے اسی لیے "دلوک الشمس" کا معنی زوال آفتاب لیا جاتا ہے۔ اور زوال آفتاب سے مراد یہ ہے کہ سورج کا وسط اسمان سے ڈھل جانا۔ اور ہمارے اس دعوی کی تائید فعل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو رہی ہے جس کی تفصیل روایات میں مذکور ہے۔

1. « أَخْرَجَ ابن جرير عن ابی برزه اسلمی قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ: ﷺ يصلى الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا. ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (الأسراء/78) ».

ترجمہ: ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے: جیسے ہی زوال آفتاب ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے، پھر اس کے بعد اس آیت کریمہ کی تلاوت فرماتے: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾.

2. «روی عن النبی أتانی جبرائیل عليه السلام لدلوك الشمس حين زالت الشمس فصلی بي الظهر».

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ زوال آفتاب کے وقت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میری اقتداء میں نماز ظہر ادا کی۔

(فتوح الغيب فی کشف عن قناع الريب ،ج9ص356تفسير سورة الأسراء / 78، شرف الدين حسين بن عبد الله الطبسی المتوفي743ھ)

3. «روی الواحدی فی البسيط عن جابر انه قال طعم عندی رسول الله واصحابه ثم خرجوا حين زالت الشمس».

واحدی نے اپنی کتاب بسیط میں جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ میرے ہاں کھانا کھایا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہمان سرا سے باہر تشریف لے گئے، تو اس وقت زوال آفتاب ہو چکا تھا۔

(تهذيب التفسير الكبير، ج4ص483،تفسير سورة الأسراء 78تأليف فخر الدين رازی)

(لدلوک الشمس) اور اقوال العلماء

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں (لدلوک الشمس) کے بارے میں علماء کے اقوال ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

(لدلوکھا)

« فإذا زالتِ الشّمسُ عن بَطنِ السّماءِ و کان لھا فی الارض فیی ».

ترجمہ: جب سورج وسط آسمان سے ڈھل جائے تو زمین پر اس کا سایہ پڑتا ہے۔

(تفسیر حسن بصری، ج1 ص500 ، ترتیب و تحقیق الشیخ احمد فرید مزیدی)

(قولہ ابن العربی) ابن عربی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لفظ دلوک الشمس « یتناول الظهر والعصر » کہ زوال آفتاب ظہر اور عصر کے اوقات کو شامل ہے۔

(احکام القرآن، ج3 ص210، تفسیر سورة الاسراء ،تألیف ابو بکر محمد بن عبد الله المعروف بابن العربی المتوفي543 ھ)

علامہ السید میر علی حائری ''لِدَلوُکِ الشَّمْسِ'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نماز ظہر اور عصر کا وقت زوال آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک مشترک ہے اور ''اِلَی غَسَقِ الَّیْلِ'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نماز مغرب اور عشاء کا وقت غروب آفتاب سے لیکر نصف شب تک مشترک ہے۔

(تفسیر مقتیات الدرر، ج6 ص325)

ڈاکٹر محمد صادقی مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ آیت مکی ہے اور نماز پنجگانہ کے اوقات کو شامل ہے جن کی ابتداء زوال افتاب سے ہوتی ہے اور انتہاء فجر صادق پر ہوتی ہے۔ (القرآن في تفسير القرآن بالقرآن والسنة، ج14، ص277)

الشیخ عماد الدین بن محمد طبری المعروف بالکیا الھراسی متوفی 804ھ اس آیت کی تفسیر میں لفظ دلوک کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر لفظ (دَلوُکِ) سے مراد زوال آفتاب لیا جائے تو یہ حکم الٰہی نماز ظہر وعصر کو شامل ہے۔

(احكام القرآن، ج3ص262،تفسير سورة الإسراء/ 78)

راغب اصفہانی اپنی کتاب المفردات فی القرآن میں لفظ ''لِدَلوُکِ الشَّمْسِ'' کا معنی کرتے ہیں ''سورج کا مغرب کی طرف میلان پکڑنا'' اور ''لِدَلوُکِ'' میں لام جارہ، لفظ اقم صیغہ امر کے متعلق ہے، اور دوسرے قول کے مطابق لام جارہ محذوف کے متعلق ہے جو کہ لفظ صلوٰۃ سے حال واقع ہو رہا ہے ''أي اقمها ممدودة الى غسق الليل'' یعنی نماز کو نصف شب تک قائم کرو۔

(الدر المصون فی علوم الکتاب المکنون؛ج7،ص395، احمد بن یوسف المعروف بالسمين حلبی المتوفي756ھ)

حافظ عمادالدین ابوفداء اسماعیل بن کثیر قرشی دمشقی متوفی 774ھ اس آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اگر دلوک سے مراد زوال آفتاب لیا جائے تو اس آیت کی دلالت نماز پنجگانہ کے اوقات پر ہوتی۔

(تفسیر القرآن العظیم، ج14، تفسیر سورہ الإسراء/78)

ابولیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی متوفی 375ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "زوال آفتاب سے لے کر نصف شب تک نماز قائم کرو، اور (لدلوک الشمس) ظہر و عصر کو شامل ہے اور (الی غسق اللیل) نماز مغرب وعشاء کو شامل ہے۔

(اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، ج3 ص453، تفسیر سورہ الإسراء/78)

ابوعبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی کلمہ "دلوك" پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا اصل مادۃ "دلک، د، ل، ک" ہے، یہ لفظ سورج کے دائرہ نصف نہار سے مغرب کی طرف پلٹنے پر دلالت کرتا ہے۔

«وقيل: أن لدلوك مصدر مزيد مأخوذ من المصدر المجرد»، ایک قول کے مطابق لفظ "دلوک" مصدر مجرد سے ماخوذ ہے اور یہ مزید فیہ میں چلا گیا ہے اور یہ لفظ زوال کے معنی میں ہے مگر اس میں چند ایک اور معانی کا احتمال بھی پایا جاتا ہے۔

(تفسیر قرطبی، جلد 5، س196، تفسیر سورہ اسراء، پارہ 15، لابی عبد اللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی متوفی 671ھ)

لفظ (دلوک) کے معانی

علماء لغت نے لفظ (دلوک) کے متعدد معانی ذکر کیے ہیں:

1. بعض نے اس کا معنی ''ملنا'' کیاہے کیونکہ جب انسان دوپہر کے وقت سورج کی طرف دیکھتاہے توسورج کی تپش کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی آنکھوں کو ملتاہے۔

2. بعض علماء لغت نے اس کا معنی ''جھکنا'' کیاہے کیونکہ سورج اس وقت مقام نصف نہار سے مغرب کی طرف جھکتاہے۔

3. بعض نے اس کا معنی ''حائل کرنا'' کیاہے کیونکہ دوپہر کے وقت سورج کی تپش کی وجہ سے انسان اپنے ہاتھوں کو سورج اور اپنی آنکھوں کے مابین حائل کرتا ہے تاکہ سورج کی تپش آنکھوں سے دوررہے۔

4. بعض نے اس کا معنی ''مڑنا'' کیاہے کیونکہ دوپہر کے وقت سورج کی تپش کی تاب نہ لاتے ہوئے انسان اپنی آنکھوں کو دوسری طرف موڑلیتاہے۔

خلاصۃ کلام یہ ہواکہ دلوک الشمس کا معنی زوال آفتاب ہے یعنی اس وقت سورج اپنے دائرہ نصف نہار سے مغرب کی طرف جھکناشروع کردیتاہے مذکورہ بالا بحث میں ''دَلوُكُ الشَّمْسِ'' کا معنی ''زوال آفتاب'' لیاگیاہے لیکن بعض علماء لغت نے اس کے برخلاف ''دَلوُك الشَّمْسِ'' کا معنی ''غروب آفتاب'' بھی لیاہے جوکہ کئی ایک جہات سے درست نہیں ہے، جن علماء نے ''دَلوُك الشَّمْسِ'' کا معنی غروب آفتاب لیاہے اس کی رد پر علماء تفسیر نے دو دلیلیں ذکر فرمائی ہیں۔

دلیل اول: اگر کلمۃ ''دَلوُك الشَّمْسِ'' سے مراد غروب آفتاب لیاجائے تو اس صورت میں ظہر وعصر کو اس حکم سے خارج متصور کیاجائے گا یعنی یہ آیت کریمہ نماز

ظہر و عصر کے اوقات کو شامل نہیں ہو گی، اور اس صورت میں یہ آیت فقط نماز مغرب وعشاءاور نماز فجر کے اوقات کو متضمن ہو گی، جبکہ علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں نماز پنجگانہ کے اوقات کی حد بندی کی گئی ہے۔

دلیل ثانی: «قال أبو بكر: من تأول دلوك الشمس على غروبها فغير جائز أن يكون تأويل غسق الليل عنده غروبها أيضا، لأنه جعل الابتداء الدلوك وغسق الليل غاية له، وغير جائز أن يكون الشيء غاية لنفسه فيكون هو الابتداء وهو الغاية».

ترجمہ: ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص کہتا ہے جس نے دلوک الشمس کا ترجمہ و تفسیر غروب الشمس سے کی ہے تو اس کے نزدیک درست نہیں ہو گا کہ غسق اللیل کا ترجمہ و تفسیر بھی غروب الشمس سے کرے، کیوں کے اس نے دلوک کو وقت کی ابتداء قرار دیا، اور غسق اللیل کو اسی وقت کی انتہاء قرار دیا ہے یہ درست نہیں کہ ایک ہی شئ اپنے لیئے خود انتہاء بھی ہو اور ابتداء بھی ہو۔

(احکام القرآن، ج3، ص268، حجة الاسلام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص المتوفي 370هـ ، تحقيق: عبد السلام محمد علي شاهين، طبع أولى 1994ء)

غسق اللیل کا لغوی اور اصطلاحی معنی

''اجتماع الظلمة والليل '' یعنی غسق اللیل سے مراد رات کی تاریکی اور اسکا جمع ہونا ہے جیسا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کا یہی معنی بیان فرمایا: « قال أبو جعفر علیہ السلام غسق الليل انتصافه »، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غسق اللیل سے مراد نصف شب ہے یعنی اس کی ابتداء غروب آفتاب اور انتہاء نصف شب ہے اور کلمۃ غسق اللیل نماز مغرب اور عشاء کو شامل ہے اور عشاء کا وقت نصف شب تک چلا جاتا ہے۔

(احکام القرآن، ج3ص267، تفسیر سورۃ الإسراء/78، حجة الاسلام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص المتوفي 320ھ طبع ثانیہ2003)

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ '' غَسَقِ اللَّيْلِ '' سے مراد رات اور اس کی تاریکی کا جمع ہونا ہے اور بعض نے ''غَسَقِ اللَّيْلِ'' سے مراد نصف شب لیا ہے اور عشاء کا وقت نصف شب تک چلا جاتا ہے۔

(احکام القرآن؛ ج3 ص267، تفسیر سورۃ سورۃ الإسراء/78، الشیخ عماد الدین بن محمد الطبری)

قرآن الفجر سے مراد

قرآن الفجر سے مراد نماز فجر ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قرآن الفجر سے مراد صبح کی دو رکعات فریضہ نماز ہے۔

(وسائل الشیعه؛ ج4، ص، 159 ابواب مواقیت الصلوة خ حدیث4799)

صاحب کشاف نے قرآن الفجر سے مراد نماز فجر لی ہے اور نماز فجر کو لفظ قرآن کیساتھ اس لیے تعبیر کیا ہے کیونکہ قرآن قرائت ہے اور جو نماز کا رکن ہے۔

(تفسیر الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل ،ج2 ص659، تألیف: جار الله محمود بن عمرو بن محمد زمخشری المتوفي 538ھ)

صاحب تفسیر نسفی فرماتے ہیں کہ نماز فجر کو لفظ قرآن کے ساتھ اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔

(تفسیر نسفی ،ج2 ص272، عبد الله بن احمد بن محمود نسفی)

گویا کہ شیعہ و سنی دونوں مکاتب فکر کے مفسرین کے نزدیک قرآن الفجر سے مراد فجر کی دو رکعات نماز فریضہ ہیں۔

﴿ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً ﴾ سے مراد ہے کہ نماز فجر پر دن اور رات کے فرشتے گواہ ہیں کیونکہ ابتداء صبح کے وقت رات کے فرشتے جو کہ بندگان خدا پر نگران ہوتے ہیں وہ اپنی جگہ دن کے فرشتوں کو سونپتے ہیں جب نماز صبح ادا کی جاتی ہے تو رات کے فرشتے جو کہ جانے والے ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے جو کہ آنے والے ہوتے ہیں دونوں گروہ فرستگان اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اس پر گواہی دیتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی آلوسی؛ج8،ص128،تفسیر سورۃ الإسراء/78؛ تفسیر نمونه ؛ج6ص560، ترجمه: محسن ملت علامه قبله صفدر حسین نجفی اعلی الله مقامه)

فخر الدین رازی اور مذکورہ آیت کی تفسیر

فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر اور تشریح کرتے ہوئے نماز پنجگانہ کے مشترکہ اوقات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے؛ « فان فسرنا الغسق بظلمة المترا کمة فنقول الظلمة المترا کة انها تحصل عند غیبوبة الشفق الابیض الذی یحصل بعد غیبوبة الاحمر علی ما قالوا و کلمة'' الی'' لانتهاء الغایة والحکم الممدودة الی غایة یکون مشروعاً قبل حصول تلک الغایة فوجب جواز اقامة الصلوات کلها قبل غیبوبة الشفق الابیض فهذا انما یصح اذا قلنا انها تجب عند غیبوبة الشفق الاحمر ''(والله اعلم) ».

ترجمہ: اگر ہم لفظ ''غسق'' کی تفسیر شدید اندھیرے سے کریں تو پھر ہم کہیں گے کہ وہ شدید اندھیرا اسے مراد ہے جو سرخی اور سفیدی کے غائب ہونے کے بعد ہوتا ہے، جو عام طور پر مشہور ہے ،اور آیت میں کلمہ '' الی ''وقت کی انتہاء کو بیان کرنے کیلئے آیا ہے، وہ وقت وہاں تک کھینچا چلا جاتا ہے جہاں تک شریعت اجازت دیتی ہے، تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ تمام نمازوں کو سفیدی غائب ہونے سے پہلے پہلے ادا کرنا واجب ہے، یہ فتویٰ اس

صورت میں صحیح ہے جب ہم یہ کہیں کہ جیسے ہی سرخی غائب ہو ان نمازوں کا ادا کرنا واجب ہے۔

پھر آگے موصوف لکھتے ہیں کہ « و ان فسرنا الغسق بظهور اول الظلمة كان الغسق عبارة عن اول المغرب و على هذا التقدير يكون المذكور فى الآية ثلاث اوقات ».

ترجمہ: اگر لفظ غسق کی تفسیر تاریکی کی ابتدا سے کی جائے تو غسق سے مراد مغرب کی ابتدا ہوگی تو اس صورت میں قائل ہونا پڑھے گا کہ اس آیت کریمہ میں نماز پنجگانہ کے تین مختلف اوقات بیان کیے گئے ہیں۔

1. وقت الزوال.
2. وقت أول المغرب.
3. وقت الفجر.

« وَهَذَا يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ الزَّوَالُ وَقْتًا لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيَكُونُ هَذَا الْوَقْتُ مُشْتَرِكًا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ وَأَنَّ يَكُونَ أَوَّلُ الْمَغْرِبِ وَقْتًا لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَيَكُونُ هَذَا الْوَقْتُ مُشْتَرِكًا أَيْضًا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَهَذَا يَقْتَضِي جَوَازَ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مُطْلَقًا إِلَّا أَنَّهُ دَلَّ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْجَمْعَ في الحضر من غير

عذر ولا يَجُوزُ فَوَجَبَ أَنْ يَكُونَ الْجَمْعُ جَائِزًا بِعُذْرِ السَّفَرِ وَعُذْرِ الْمَطَرِ وَغَيْرِهِ».

ترجمہ: اس تقسیم کے لحاظ سے زوال آفتاب کا وقت نماز ظہر و عصر یعنی دونوں نمازوں کا مشترک وقت شمار ہو گا اور مغرب کا ابتدائی وقت نماز مغرب اور عشاء یعنی دونوں کا مشترک وقت شمار ہو گا، تو وقت کی تین حصوں میں تقسیم بندی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھنا مطلقا جائز ہے یعنی ہر حال میں خواہ حالت سفر ہو یا حالت حضر مگر دلیل خارجی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بغیر عذر اور سبب کے حضر میں جمع کرنا جائز نہیں ہے لہذا دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا فقط سفر اور بارش وغیرہ کی صورت میں جائز ہے۔ (تفسیر کبیر ومفاتیح الغیب، ج21 ص27، 28، فخر الدین ابن ضیاء الدین عمو متوفی، 604 ھ)

تبصرہ:

فخر المشککین صاحب نے مقدمہ اور استدلال بہت خوب صورت انداز میں ذکر کیا ہے لیکن استثناء کرتے ہوئے اس نے اپنی علمی قدر و منزلت کا خیال نہیں رکھا جو کہ قابل نقاش ہے۔ کیونکہ صحیح السند روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی مقامات پر ظہر و عصر اور مغرب اور عشاء کو بغیر خوف، بارش اور مرض کے جمع کر کے پڑھا ہے جس کی تفصیل سے کتب فریقین کے سینے چھلک رہے ہیں۔

یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ موصوف صاحب کو نص کے مقابلہ میں اجتہاد کرنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے؟ جو کہ باطل ہے۔ اور بڑے بڑے متعصب مزاج علماء کرام نے بھی دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کی روایات کو صحیح قرار دیا ہے جس کی تفصیل آگے ذکر کی جائے گی۔

علامه محمد لقمان سلفی اور مذکوره آیت کی تفسیر

علامہ محمد لقمان سلفی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ اس آیت کریمہ میں نماز پنجگانہ کے اوقات کا ذکر ہے، جس کی ادائیگی ان کے محدود اوقات میں فرض ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اکثر مفسرین کی رائے ہے کہ (دلوک الشمس) کا معنی زوال آفتاب ہے جو کہ ظہر و عصر کی نماز پر دلالت کرتا ہے اور (غسق اللیل) سے مراد رات کی تاریکی ہے، اور (قرآن الفجر) سے مراد نماز فجر ہے۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متواتر قولی اور فعلی سنتوں کے ذریعے ان اوقات کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور ابتداء اسلام لے کر سے آج تک امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر عمل پیرا ہے۔

ابن سیرین ابن منذر اور دیگر علماء کرام نے اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ کبھی کبھار بغیر خوف، بیماری اور بارش کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے، بخاری اور مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں بغیر خوف اور بارش وغیرہ کے جمع کر کے پڑھیں۔

(تیسیر الرحمان لبیان القرآن؛ تفسیر سورۃ الاسراء/78، پارہ15، محمد لقمان سلفی؛ایم اے۔پی ایچ ڈی)

اوقات نماز احادیث معصومین علیہم السلام کی روشنی میں

مذہب تشیع خیر البریۃ کی کتب احادیث میں ایسی روایات کثرت سے پائی جاتی ہیں جن میں نماز پنجگانہ کے اوقات کی تعین ان کے اسماء کے ساتھ ذکر ہے، مگر میں اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک ہی روایت کو بطور دلیل یہاں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

« عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَقُلْتُ فَهَلْ سَمَّاهُنَّ وَ بَيَّنَهُنَّ فِي كِتَابِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلى غَسَقِ اللَّيْلِ وَ دُلُوكُهَا زَوَالُهَا فَفِيمَا بَيْنَ دُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ أَرْبَعُ صَلَوَاتٍ سَمَّاهُنَّ اللَّهُ وَ بَيَّنَهُنَّ وَ وَقَّتَهُنَّ وَ غَسَقُ اللَّيْلِ هُوَ انْتِصَافُهُ ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ قُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كانَ مَشْهُوداً فَهَذِهِ

الْخَامِسَةُ وَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَ طَرَفَاهُ الْمَغْرِبُ وَ الْغَدَاةُ وَ زُلَفاً مِنَ اللَّيْلِ وَ هِيَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَ قَالَ تَعَالَى حافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلَاةِ الْوُسْطى وَ هِيَ صَلَاةُ الظُّهْرِ وَ هِيَ أَوَّلُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ هِيَ وَسَطُ النَّهَارِ وَ وَسَطُ الصَّلَاتَيْنِ بِالنَّهَارِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ».

ترجمہ: حریز بن عبد اللہ زرارہ بن اعین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ اللہ تعالی نے کونسی نمازیں ہم پر فرض کی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالی نے ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں زرارۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ان فرض شدہ نمازوں کی نشاندہی، وضاحت اور اسماء ذکر کیے ہیں؟ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں! اللہ تعالی نے اپنے حبیب میرے جد نامدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا! ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوال آفتاب سے لیکر رات کا اندھیرا چھا جانے تک نماز قائم کرو اس آیت میں دلوک الشمس سے مراد زوال آفتاب ہے اور غسق اللیل سے مراد نصف شب ہے زوال آفتاب سے لیکر نصف شب کے دورانیے میں اللہ تعالی نے چار نمازوں کو فرض کیا ہے جن کے اسماء اور اوقات کیساتھ اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں نشاندہی فرمائی ہے۔

اور غسق اللیل سے مراد نصف شب ہے پھر امام علیہ السلام نے فرمایا! اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً﴾ یہ پانچویں نماز (نماز صبح) ہے جس کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا ہے « أَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَطَرَفَاهُ الْمَغْرِبُ وَالْغَدَاةُ » ، اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کے دونوں کناروں یعنی مغرب اور فجر کے درمیان نماز قائم کرو'' و زلفا من الليل ''اس سے مراد نماز عشاء ہے پھر ارشاد رب العزت ہوا ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ﴾ تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصا نماز وسطی کی اور نماز وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے یعنی یہ وہ پہلی نماز ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے ادا کی تھی یہ دن کے درمیان میں پڑھی جاتی ہے اور یہ نماز ظہر ہے جو نماز فجر اور عصر کے وسط میں آتی ہے۔

(فروع الكافي، ج1، ص138، كتاب الصلاة باب فرض الصلوة، تاليف؛ الشيخ ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني قدس سره)

نماز فجر کا وقت

شیعہ سنی دونوں اسلامی مکتب فکر کے مطابق نماز فجر کا وقت طلوع فجر صادق سے شروع ہوتا ہے، جو سورج کی کرن زمین پر پڑنے تک چلا آتا ہے اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

خلاصۃ الکلام: پس اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، دلوک الشمس سے غسق اللیل تک نماز قائم کرو، اس دورانیہ میں چار نمازیں فرض کی گئی ہیں، اور

ان کے اسماء کے ساتھ ان کے اوقات کی بھی تعین فرمائی گئی ہے، وہ چار نمازیں (ظہر و عصر ، مغرب و عشاء) نماز فجر کو لفظ (قرآن الفجر) سے تعبیر کیا۔

نماز ظہرین کا وقت

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں وہ روایت پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں نماز ظہرین کے وقت کا ذکر ہے۔

« سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَ هُوَ دَاوُدُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الظُّهْرِ حَتَّى يَمْضِيَ مِقْدَارُ مَا صَلَّى الْمُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَإِذَا مَضَى ذَلِكَ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ حَتَّى يَبْقَى مِنَ الشَّمْسِ مِقْدَارُ مَا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَإِذَا بَقِيَ مِقْدَارُ ذَلِكَ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ وَ بَقِيَ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ ».

ترجمہ: داؤد بن فرقد اپنے بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب سورج سر سے ڈھل جائے تو ظہر کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور جتنا وقت چار رکعات نماز ادا کرنے کے لیے درکار ہو گا وہ وقت مختص

ہے نماز ظہر کے لیے۔ اور اس کے بعد ظہر اور عصر کا مشترکہ وقت شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جب غروب آفتاب میں صرف چار رکعات نماز پڑھنے کا وقت باقی بچ جائے تو یہ وقت نماز عصر کیلئے مختص ہو جاتا ہے۔

(الاستبصار فيما اختلف من الاخبار؛ ج1ص149، باب مواقيت الصلوة ذكر وقت الظهر والعصر، ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی المتوفي460ھ)

شیعہ فقہاء کے نزدیک نماز ظہرین کا وقت

مثلا فقیہ اہل بیت علیہم السلام محمد بن جمال الدین مکی عاملیؒ نماز ظہرین کا وقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«قال: و تحقيقه انه اذا زالت الشمس دخل وقت الظهر بمقدار ما يؤدى اربع ركعات فاذا خرج هذا المقدار اشتراك الوقتان و معنى ذلك انه يصح ان يؤدى فى هذا الوقت المشترك الظهر والعصر بطوله والظهر مقدمة ثم اذا بقى للمغرب مقدار اربع ركعات ضرك وقت الظهر و خلص للعصر».

ترجمہ: قول حق یہ ہے کہ جب زوال آفتاب ہو جائے تو نماز ظہر کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور جب چار رکعات نماز ادا کرنے کی مقدار کے برابر وقت گزر جائے تو ظہر اور عصر کا مشترک وقت شروع ہو جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مشترک وقت میں ظہر اور عصر کا ادا کرنا صحیح ہے لیکن ظہر کو عصر پر مقدم کیا جائے پھر جب غروب آفتاب میں چار رکعات

نماز ادا کرنے کی مقدار کے برابر وقت باقی رہ جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور باقی ماندہ وقت عصر کے ساتھ مختص ہو جاتا ہے۔

(کتاب الذکری للشیعة، ج2 ص223، باب مواقیت الصلوة، فقیه اهل البیت ؑ محمد بن جمال الدین مکی عاملی جزینی المتوفي786، ناشر مؤسسه آل البیت ؑ لاحیاء تراث مطبوعه قم المقدسة)

نماز ظهرین کا وقت اہلسنت روایات کی روشنی میں

« حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ ، قَالَ عَمْرٌو : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي ، لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ ، وقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ ».

ترجمہ: جناب عروہ ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت نماز عصر ادا فرماتے تھے جب سورج میرے حجرہ میں چمک رہا ہوتا اور ابھی اسکا سایہ بلند نہیں ہوا ہوتا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے جب دیواروں کا سایہ نمودار نہیں ہوا ہوتا۔

(صحيح مسلم ،کتاب مساجد باب أوقات الصلاة ،ج1 ،ح 1385، ص 524 ، أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النشاپوري (أيراني)، متوفي 261ھ)

« حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ».

ترجمہ: جناب عروہ حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت نماز عصر ادا فرمائی جب سورج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارک پر تھا اور حجرے مبارک کی دیواروں کا سایہ زمین پر نہیں پڑا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، ج1، ص 273 ، امام محمد بن إسماعيل بخاري (فارسي)، متوفي 256ھ)

حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول شدہ روایتوں میں سے چند نقاط قابل ذکر ہیں:

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہرین ادا کرنے کیلئے ہر چیز کا سایہ اس کے برابر یا دگنا ہونے تک انتظار نہیں کیا کرتے تھے یعنی جیسے ہی زوال آفتاب ہوتا فوراً نماز ظہر ادا فرماتے اور ساتھ ہی نماز عصر ادا فرماتے، ورنہ ام المومنین کا یہ قول غیر معقول تصور کیا جائے گا «وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي ، لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ».

2. یہ دونوں روایتیں ظہرین کے مشترک وقت پر دلالت کر رہی ہیں، جن سے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کے جواز میں کوئی شک کی گنجائش باقی نہیں رہ سکتی۔

3. ان روایتوں سے ان لوگوں کا اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے جو ہمیں طنزاً کہتے ہیں کہ آپ شیعہ کتنے عجیب لوگ ہیں نماز ظہرین اتنا جلدی ادا کرلیتے ہو کہ ابھی تک دیواروں کا سایہ بھی نمودار نہیں ہوتا، وہ لوگ ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول شدہ دونوں روایتوں کی طرف توجہ فرمایں جن میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت عصر کی نماز پڑھتے جب حُجرے میں سورج کی روشنی ہوتی اور دیوار کا سایہ نمودار نہ ہوتا۔

اہلسنت فقہاء کے نزدیک نماز ظہرین کا وقت

متعدد فقہاء اہلسنت نماز ظہرین کے وقت پر تبصرہ کرتے ہوئے امام مالک بن انس کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

« و قال مالك: اذا زالت الشمس دخل وقت الظهر فاذا مضى بقدر ما يصلى فيه اربع ركعات دخل وقت العصر فكان الوقت مشتركاً بين الظهر والعصر الى ان يصير الظل قامتين لظاهر الحديث امامة جبرائيل عليه السلام ».

ترجمہ: امام مالکؒ نے کہا ہے کہ جب سورج سر سے ڈھل جائے تو نماز ظہر کا وقت داخل ہو جاتا ہے، اور جب چار رکعات نماز ادا کرنے کی مقدار کے برابر وقت گزر جائے تو عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہے جو ظہر اور عصر دونوں کیلیئے مشترک ہوتا ہے ، یہاں تک کہ (ہر چیز

کا) سایہ اس کی مثل سے دگنا ہو جائے، اسی قول پر حدیث امامت جبرائیل علیہ السلام دلالت کرتی ہے۔

(کافی ابن عبد البر، ج1، ص190، الهداية شرح بداية الهداية للمرغينانی، ج1، ص41، تاليف: شيخ الاسلام برهان الدين علی بن ابو بكر مرغينانی متوفی593ھ؛ المبسوط؛ ج1،ص291؛باب مواقيت الصلوة ؛تاليف شيخ الاسلام شمس الائمه الفقيه الاصولی النظار ابو بكر محمد بن احمد بن ابو سهل سرخسی الحنفی متوفی490ھ؛تحقيق؛ أبو عبد الله محمد حسن محمد حسن اسماعيل شافعی ؛منشورات محمد علی بيضون بيروت لبنان طبع اول 2001ء)

« وقال المالك اذا صار ظله مثله فهو اخر وقت الظهر و اول وقت العصر بالاشتراك فاذا زاد على المثل زيادة بينةً خرج وقت الظهر و عن مالك رواية ان وقت الظهر يمتد الى غروب الشمس، وعن عباس رضی اللہ عنہ أيضاً قال: جمع النبي صلی اللہ علیہ وآلہ بالمدينة من غير خوف ولا سفر رواه البخاری و مسلم و فی رواية المسلم من غير خوف ولا مطر فدل على اشتراكهما ».

ترجمہ: امام مالک کہتے ہیں کہ جب (کسی شیء) کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو نماز ظہر کا وہ آخری وقت ہو گا اور نماز عصر کا اول وقت ہو گا اور یہی وقت دونوں نمازوں کے لیے

مشترک ہو گا جب (کسی چیز کا) سایہ اس کی مثل سے زیادہ ہو جائے تو ظہر کا وقت خارج ہو جاتا ہے، اور جب کہ مالک کے ایک قول کے مطابق نماز ظہر کا وقت غروب آفتاب تک چلا جاتا ہے، کتب صحیحین (بخاری و مسلم) میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف، بارش سفر کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اور یہ حدیث ظہرین اور مغربین کے مشترک وقت پر دلالت کرتی ہے۔

(المجموع شرح المهذب ؛ج4،ص25؛باب مواقيت الصلوة، تأليف: أبو زكريا معي الدين شرف النووي، متوفي 676هـ)

"جصاص حنفی کہتا ہے امام مالک سے منقول ہے کہ ظہر اور عصر کا وقت غروب الشمس تک رہتا ہے"

(احکام القرآن، جلد 4، ص47، باب اوقات الصلاۃ، تالیف: علامہ ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص الحنفی (متوفی 370ھ)، مترجم مولانا عبد القیوم ،اشاعت اول دسمبر 1999ء، ناشر :ڈاکٹر حافظ محمد احمد غازی)

"امام مالک کا قول ہے کہ مغرب اور عشاء کا وقت طلوع فجر تک رہتا ہے"

(احکام القرآن، جلد 4، ص63، باب اوقات الصلاۃ، تالیف: علامہ ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص الحنفی (متوفی 370ھ)، مترجم مولانا عبد القیوم ،اشاعت اول دسمبر 1999ء، ناشر :ڈاکٹر حافظ محمد احمد غازی)

گویا کہ امام مالک کے نزدیک بھی مذہب امامیہ فقہ جعفریہ کی طرح ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کا مشترک وقت ہی ہے۔

- نماز مغربین کا وقت

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں وہ روایت پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں نماز مغربین کے وقت کا ذکر ہے۔

« سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَ هُوَ دَاوُدُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَمْضِيَ مِقْدَارُ مَا يُصَلِّي الْمُصَلِّي ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَإِذَا مَضَى ذَلِكَ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حَتَّى يَبْقَى مِنِ انْتِصَافِ اللَّيْلِ مِقْدَارُ مَا يُصَلِّي الْمُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَإِذَا بَقِيَ مِقْدَارُ ذَلِكَ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ وَ بَقِيَ وَقْتُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى انْتِصَافِ اللَّيْلِ ».

ترجمہ: شیخ طوسیؒ اپنی اسناد کے ذریعے داؤد بن فرقد سے اور وہ اپنے اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا جب غروب آفتاب ہو جائے تو نماز مغرب کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔

اور جب تین رکعات نماز ادا کرنے کی مقدار کے برابر وقت گزر جائے تو نماز مغرب اور عشاء کا مشترک وقت شروع ہو جاتا ہے، اور یہ مشترک وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب نصف شب ہونے میں صرف چار رکعات نماز ادا کرنے کی مقدار کے برابر وقت رہ جائے تو نماز مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور نصف شب ہونے تک باقی ماندہ وقت نماز عشاء کے ساتھ مختص ہو جاتا ہے۔

(تهذيب الأحكام، ج1، ص260، باب مواقيت الصلوة ذكر وقت الظهر والعصر، ابو جعفر محمد بن حسن الطوسي المتوفي 460ھ)

شیعہ فقہاء کے نزدیک مغربین کا وقت

نماز مغرب کا وقت مشرق کی طرف سے نمایاں ہونے والی سرخی کے زائل ہونے کیساتھ شروع ہو جاتا ہے، اور جب تین رکعات نماز ادا کرنے کی مقدار کے برابر وقت گزر جائے تو نماز مغرب اور عشاء کا مشترک وقت شروع ہو جاتا ہے، اور یہ وقت مشترک اس وقت تک باقی رہتا ہے جب نصف شب ہونے میں صرف چار کعات نماز ادا کرنے کی مقدار کے برابر وقت رہ جائے، تو نماز مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور نصف شب ہونے تک باقی ماندہ وقت نماز عشاء کیساتھ مختص ہو جاتا ہے۔

نوٹ: مذہب امامیہ فقہ جعفریہ کے مطابق دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی صورت میں ظہرین اور مغربین کے نوافل ساقط نہیں ہوتے۔

نماز ظهرین اور مغربین کا مشترک وقت

اب میں اپنے محترم قارئین کی خدمت میں شیعہ کتب سے ایسی روایات پیش کرنا چاہتا ہوں جن میں ظہرین اور مغربین کے مشترک وقت کا ذکر ہوا ہے۔

تہذیب الاحکام کی روایت

1. « وَعَنْهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ وَ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فَقَالَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ دَخَلَ الظُّهْرُ وَ الْعَصْرُ جَمِيعاً إِلَّا أَنَّ هَذِهِ قَبْلَ هَذِهِ ثُمَّ أَنْتَ فِي وَقْتٍ مِنْهُمَا جَمِيعاً حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ ».

ترجمہ: قاسم بن عروہ، عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہوئے کہ زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ظہر اور عصر کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا جب زوال آفتاب ہو جائے تو ظہر اور عصر کا مشترک وقت داخل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ ظہر کو عصر پر مقدم کیا جائے غروب آفتاب سے پہلے تم دونوں نمازوں کو جب چاہو ادا کر سکتے ہو۔

(تہذیب الاحکام باب مواقیت الصلوة و علامة کل وقت منها ؛ج1، ص257؛تالیف:شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی متوفی460ھ ؛ناشر : مؤسسہ منشورات الاعلی بیروت لبنان ،طبع 2005ء)

2. « وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ دَخَلَ الْوَقْتَانِ الظُّهْرُ وَ الْعَصْرُ وَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ دَخَلَ الْوَقْتَانِ الْمَغْرِبُ وَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ».

ترجمہ: نضر بن سوید عبد اللہ بن بکیر سے وہ زرارہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب زوال آفتاب ہو جائے تو ظہر و عصر دونوں کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور جب غروب آفتاب ہو جائے تو مغرب اور عشاء کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔ (تہذیب الاحکام ؛ج 1، ص 257)

شیعہ روایات اور جمع بین الصلاتین

اب میں اپنے محترم قارئین کی خدمت میں شیعہ کتب سے ایسی صحیح السند روایات پیش کرتا ہوں جن میں ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام نے مدینہ منورہ میں بغیر عذر اور سبب کے ظہرین اور مغربین کو جمع کر کے پڑھا۔

تہذیب الاحکام کی روایت

« وَ عَنْهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ».

ترجمہ: عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ زرارۃ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوال آفتاب کے ساتھ اصحاب کو جماعت کے ساتھ ظھر اور عصر کی نماز بغیر کسی عذر اور سبب کے جمع کر کے پڑھائی۔

(تهذيب الاحكام باب مواقيت الصلوة و علامة كل وقت منها؛ ج1، ص257، تأليف: الشيخ أبو جعفر الطوسي)

وسائل الشیعہ کی احادیث

1. «وَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﵇ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ قَالَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ التَّخْفِيفَ عَنْ أُمَّتِهِ».

ترجمہ: عبد الملک القمی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کی، آیا میں بغیر کسی عذر اور سبب کے دو نمازیں جمع کر کے ادا کر سکتا ہوں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی آسانی اور

سہولت کیلئے ایسا کیا۔ (وسائل الشیعه الی تحصیل مسائل الشریعه ؛ج4 ص221، کتاب الصلوة ابواب المواقیت ،محمد بن حسن حر عاملی قدس سره)

حدیث 4697: «وَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ».

ترجمہ: سعد ،ابو جعفر احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے اور وہ عبد اللہ بن بکیر وہ زرارہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوال آفتاب کے ساتھ اصحاب کو جماعت کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز بغیر عذر اور سبب کے جمع کر کے پڑھائی۔

(وسائل الشیعه الی تحصیل مسائل الشریعه، ج4، ص127، کتاب الصلوة ابواب المواقیت ،محمد بن حسن حر عاملی قدس سره، تحقیق مؤسسه آل البیت ؑ لاحیاء التراث)

حدیث 4977: «وَ بِالْإِسْنَادِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَزْرَقِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْجُمَحِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ مُقِيماً غَيْرَ مُسَافِرٍ (جَمِيعاً وَ تَمَاماً جَمْعاً)».

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر روایت کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں قیام فرماتے ہوئے ظہر عصر اور مغرب عشاء کو بغیر سفر کے جمع کر کے پڑھا۔

(وسائل الشیعه الی تحصیل مسائل الشریعه ؛ج4،ص،222،باب جواز الجمع بین الصلاتین بغیر عذر ؛کتاب الصلواة ابواب المواقیت)

الاستبصار کی حدیث

« أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ ».

ترجمہ: احمد بن محمد بن علی بن حکم اور وہ عبد اللہ بن بکیر سے وہ زرارة رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے زوال آفتاب کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز بغیر کسی عذر و سبب کے جمع کر کے جماعت کے ساتھ پڑھائی۔

(الاستبصار فیما اختلف من الاخبار؛ج1 ص141، باب اول مواقیت الصلوة ذکر وقت الظهر والعصر، شیخ الطائفه ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی متوفی460ھ)

علل الشرائع کی حدیث

« حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ ».

ترجمہ: جناب طاؤسؒ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو سفر اور حضر دونوں حالتوں میں جمع کر کے پڑھا۔

(علل الشرائع ،ج2 ص14،ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی (الصدوق) المتوفي381ھ)

ملاذ الاخبار کی حدیث

« وَ عَنْهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ؛ الحديث الرابع: موثق كالصحيح. و يدل على جواز الجمع بين الصلاتين في أول الوقت من غير عذر، و لا خلاف بيننا في جوازه».

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بکیر نے زرارۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوال آفتاب کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز بغیر عذر و سبب کے جمع کر کے جماعت کے ساتھ پڑھائی۔

ملا علامہ باقر مجلسیؒ اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ یہ چوتھی حدیث موثق ہے اور روایات صحیحہ کی طرح ہے یہ اول وقت میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے اس جمع کے جواز میں مذہب امامیہ فقہ جعفریہ اثناء عشریہ کے درمیان کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا ہے۔

(ملاذ لاخبار فی فھم تھذیب الاخبار، ج3 ص269؛باب اوقات الصلوۃ و علامۃ کل واحد وقت منھا، فخر الامۃ المولی الشیخ محمد باقر مجلسی)

علل الشرائع کی حدیث

« حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَ لَا سَبَبٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَ كَانَ أَجْرَأَ الْقَوْمِ عَلَيْهِ أَ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَا وَ لَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِي ».

ترجمہ: اسحاق بن عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مقام پر ظہر اور عصر کو بغیر عذر و سبب کے جمع کرکے پڑھا باقی اصحاب کی نسبت زیادہ ایراد کرنے والے عمر نے کہا: کیا نماز میں کوئی نیا حکم آگیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا: نہیں، بلکہ میں نے اپنی امت کی وسعّت اور آسانی کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا کیا ہے۔

(علل الشرائع ،ج2، س321، باب علة الرخصة في الجمع بين الصلاتين، تأليف: محمد بن علي ابن بابويه (متوفي 381 ه)، الناشر: مكتبة داوري قم، طبعة الأولى)

دو نمازیں جمع کرنے کے فیوض و برکات

اب میں محترم قارئین کرام کے خدمت میں وہ روایات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں جن میں ائمہ ھدیٰ علیہم السلام نے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کے فیوض اور برکات ذکر فرمائی ہیں۔

فروع کافی اور تہذیب الاحکام کی حدیث

« مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَبَّاسٍ النَّاقِدِ قَالَ: تَفَرَّقَ مَا كَانَ فِي يَدِي وَ تَفَرَّقَ عَنِّي حُرَفَائِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ؑ فَقَالَ لِي اجْمَعْ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ تَرَى مَا تُحِبُّ ».

ترجمہ: حضرت محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے عباس ناقد سے روا یت نقل کی ہے کہ اسے نے کہا میر امال و دولت کسی حادثے کی وجہ سے ضائع ہو گیا اور میرے ساتھ کاروبار میں شریک لوگ بھی مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے حضور اپنی پریشانی کا شکوہ کیا تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: آپ ظہر و عصر کی نماز بلا فاصلہ جمع کر کے پڑھا کرو تو آپ اپنی دلی مراد پا لو گے یعنی تمہاری کھوئی ہوئی دولت واپس لوٹ آئے گی۔

(فروع الكافى ؛ج1،ص ،271 ،باب الجمع بين الصلواتين، تاليف: ثقة الاسلام بو جعفر محمد بن يعقوب الكلينى متوفى378ھ؛ تهذيب الاحكام، ج،ق،ص385)

وسائل الشیعہ کی حدیث

« وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَبَّاسٍ النَّاقِدِ قَالَ: تَفَرَّقَ مَا كَانَ فِي يَدِي وَ تَفَرَّقَ عَنِّي حُرَفَائِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ لِي اجْمَعْ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ تَرَى مَا تُحِبُّ. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ ».

ترجمہ: حضرت محمد بن احمد عباس ناقد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتا ہے میر امال و دولت کسی حادثے کی وجہ سے ضائع ہو گیا اور میرے ساتھ کاروبار میں شریک لوگ بھی مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے حضور اپنی پریشانی کا

شکوہ کیا تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: آپ ظہر و عصر کی نماز بلا فاصلہ جمع کر کے پڑھا کرو تو آپ اپنی دلی مراد پالو گے یعنی تمہاری کھوئی ہوئی دولت واپس لوٹ آئے گی۔

(وسائل الشیعه الی تحصیل مسائل الشریعه ؛ج4،ص223،کتاب الصلوة ابواب المواقیت ؛رقم الحدیث؛4979)

مستدرک الوسائل کی حدیث

« الصَّدُوقُ فِي الْخِصَالِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْقُرَشِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ ».

ترجمہ: شیخ صدوقؒ نے کتاب خصال میں محمد بن علی ماجیلویہ سے اس نے اپنے چچا محمد بن القاسم سے اس نے محمد بن علی قرشی سے اس نے محمد بن زیاد بصری سے اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن مدائنی سے اس نے ابو حمزہ ثمالی رضی اللہ عنہ سے اس نے ثور بن سعید رضی اللہ عنہ سے اس نے سعید بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے اس نے امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا رزق میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

(مستدرک الوسائل مستنبط الوسائل،ج3 ص142 ،کتاب الصلواة باب جواز الجمع بين الصلاتين بغير عذر ، خاتمةالمحدثين الحاج ميرزا حسين

نوری طبرسی المتوفي 320 تحقیق مؤسسه آل البیت ﷺ لاحیاء التراث، طبع الثالثه 1991)

جامع احادیث الشیعه کی حدیث

« حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زِيَادٍ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَنِيُّ (المدائني) قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ الثُّمَالِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُولُ .....ثُمَّ قَالَ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَا يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ يَزِيدُ فِي الرِّزْق ».

ترجمہ: ابو صفیہ ثمالی رضی اللہ عنہ ثور بن سعید رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے باپ سعید بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے " اے لوگو! میں آپ کو وہ چیزیں نہ بتادوں جو فقر و فاقہ کا موجب بنتی ہیں ؟ --- پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا! آگاہ ہو جاؤ میں تمہیں ایسے اعمال کی خبر دوں جو کہ تمہارے رزق میں اضافے کا سبب بنے۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یا امیر المومنین: آپ علیہ السلام نے فرمایا دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

(الخصال، ج2، ص505، ست عشرة خصلة تورث الفقر و سبع عشرة خصلة تزيد في الرزق، تأليف: محمد بن علي ابن بابويه (المتوفي 381 هـ)، التحقيق: غفاري علي أكبر، ناشر: جماعة المدرسين قم، طبعة الأولى)

نوٹ: یہ دونوں روایتیں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کے جواز کیلئے مؤید ثابت ہو رہی ہیں۔

میرے ذوی الاحترام قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھنا ثابت ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ان ذوات قدسیہ کو ہم پر حجت قرار دے رکھا ہے، اور ان کی سیرت ہمارے لیئے عملی نمونہ ہے اور ان کا عمل دلیل شرعی کی حیثیت رکھتا ہے۔

کتب اہل سنت اور جمع بین الصلاتین

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں اہلسنت حضرات کی ان معتبر کتب کے اسماء پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں جن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر عذر کے ظہر و عصر، مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے اور اسے سہولت اور آسانی فراہم کرنے کیلئے ایسا کیا۔

صحیح مسلم کی احادیث

حدیث نمبر 1: « حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ﷺ : الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، فِي غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا سَفَرٍ ».

ترجمہ: امام مسلم بیان کرتا ہے کہ ہم نے یحییٰ بن یحییٰ سے اور اس نے مالک سے اور اس نے ابوزبیر سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو بغیر خوف اور سفر کے جمع کر کے پڑھا۔

حدیث نمبر 2: « حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ جميعا، عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ ابْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا سَفَرٍ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَمَا سَأَلْتَنِي، فَقَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ».

ترجمہ: ہمیں احمد بن یوسف اور عون بن سلام نے بتایا اور ان دونوں نے زہیر سے نقل کیا اور ابن یونس نے کہا ہمیں زہیر نے بتایا ہے اور اس نے سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ

سے نقل کیا اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور سفر کے ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا، ابو زہیر کہتا ہے کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح پوچھا تھا جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ میری امت میں سے کسی شخص کو مشقت اور تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے یعنی اپنی امت کی سہولت اور آسانی کی خاطر ایسا کیا۔

حدیث نمبر 3:« حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَأَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا مَطَرٍ ، فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ ».

ترجمہ: ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے بتایا وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں ابو معاویہ اور ابو کریب اور ابو سعید اشجع نے بتایا وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں وکیع نے بتایا اور ان دونوں کو اعمش نے بتایا اور اسے حبیب بن ثابت نے اور اسے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

نے بتایااور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف اور بارش کے جمع کر کے پڑھا و کیع کی روایت میں آیا ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا ہے ؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے ایسا کیا، ابو معاویہ کی روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ایسا کرنے سے آپ کیا چاہتے تھے ؟ انہوں نے بتایا کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے ایسا کیا۔

حدیث نمبر 4: « حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ ، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَبَدَتِ النُّجُومُ ، وَجَعَلَ النَّاسُ ، يَقُولُونَ: الصَّلَاةَ ، الصَّلَاةَ ، قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، لَا يَفْتُرُ ، وَلَا يَنْثَنِي ، الصَّلَاةَ ، الصَّلَاةَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ ، لَا أُمَّ لَكَ؟ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ: فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ، فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ ».

ترجمہ ہمیں ابو الربیع الزہرانی اور حماد نے بتایااور اس نے زبیر بن خریت سے اور اس نے عبد اللہ بن شقیق سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (بصرہ

میں نماز عصر کے بعد) ہم سے خطاب کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور آسمان کے ستارے جگمگانے لگے اور لوگ نماز نماز کی صدائیں بلند کرنے لگے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور بغیر وقفہ کیے نماز نماز کی صدائیں بلند کرنے لگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کیا تو مجھے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھانا چاہتا ہے تیری ماں تیرے غم میں روئے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظہر و عصر مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھتے ہوئے دیکھا عبد اللہ بن شقیق کہتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس جواب کو سن کر میرے سینے میں ایک خلش سی پیدا ہوئی اور میں ابو ھریرہ کے پاس گیا اور میں نے اسے سارا ماجرا سنایا، تو ابو ھریرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تصدیق کر دی۔

حدیث نمبر 5: « وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ : الصَّلَاةَ فَسَكَتَ، ثُمّ قَالَ: الصَّلَاةَ، فَسَكَتَ، ثُمّ قَالَ: الصَّلَاةَ، فَسَكَتَ، ثُمّ قَالَ: لَا أُمَّ لَكَ، أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ، وَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ».

ترجمہ: عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے دوران الصلاۃ کہا پھر خاموش ہو گیا، دوسری مرتبہ پھر الصلاۃ کہا پھر خاموش ہو گیا، اور تیسری مرتبہ پھر الصلاۃ کہا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی

سر زنش کرتے ہوئے کہا کہ تیری ماں تیرے غم میں روئے کیا تو ہمیں نماز سکھائے گا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم ج1، ص 315، حدیث705، کتاب صلاۃ المسافرین باب الجمع بین الصلاتین في الحضر، مصنف. امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری (ایرانی) متوفی261ھ ناشر. دار احیاء تراث العربي)

صحیح بخاری کی احادیث

حدیث 1174: « حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ».

ترجمہ: ہمیں علی بن عبد اللہ نے بتایا اس نے کہا ہے کہ ہمیں سفیان نے اور اس نے عمرو یعنی عمرو ابن دینار سے، اور اس نے ابو شعشا یعنی جابر بن زید سے نقل کیا، وہ کہتا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعات (نمازِ ظھرین) اور سات رکعات (نمازِ مغربین) جمع کر کے پڑھیں، میں نے کہا: اے ابو شعثا: میرا یہ گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظھر تاخیر کیساتھ ادا فرمائی ہو گی

اور عصر جلدی ادا فرمائی ہو گی، اور عشاء کو جلد ادا فرمایا ہو گا اور مغرب تاخیر کیساتھ ادا فرمائی ہو گی، اور ابو شعثا نے جواب میں کہا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب من لم یتطوع بعد المکتوبة)

جواب 1: اس روایت میں مذکورہ تاویل راوی کا ذاتی گمان ہے جو کہ حجت نہیں ہے کیونکہ « أَنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا »، بیشک گمان حق تک رسائی حاصل کرنے میں فائدہ نہیں دیتا۔

جبکہ صحیح السند اور صریح المتن روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اپنی اُمت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے بغیر خوف، بارش اور مرض کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا صحیح السند روایت کے مقابلے میں کسی صحابی کے گمان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

جواب 2: علامہ وحید الزمان خان اسی حدیث کی شرح میں لکھتے ہے یہ جابر کی ایک احتمالی بات ہے، مسلم کی روایت سے اس کی غلطی ثابت ہوتی ہے، اس میں یہ کہ نہ مینہ (بارش) تھا نہ کوئی اور خوف۔

(تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری، جلد 1، ص 270، پارہ 3، کتاب التهجد، نواب علامہ وحید الزمان خان، ناشران: تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی لاہور راولپنڈی)

حديث 543: « حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، قَالَ: عَسَى ».

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے مدینہ منورہ میں سات رکعات مغربین اور آٹھ رکعات ظہرین کو جمع کر کے پڑھا ایوب نے کہا کہ شاید اپ نے بارش والی رات میں پڑھی ہو گی تو کہا شاید ایسا ہی ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ باب تأخیر الظھر الی العصر، ج1، ص293)

جواب 1: اس حدیث کی شرح میں علامہ وحید الزمان خان لکھتے ہیں یہ عمرو بن دینار کا خیال ہے، ورنہ یہ حدیث صاف ہے کہ دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے دوسری روایت میں کہ یہ واقعہ مدینہ کا ہے نہ وہاں کوئی خوف تھا نہ بندش تھی اوپر گزر چکا ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک یہ جائز ہے۔

(تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری، جلد2، ص187، پارہ 5، کتاب التھجد، مترجم: نواب علامہ وحید الزمان خان، ناشران: تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی لاہور راولپنڈی)

جواب 2: صاحب تحفۃ الباری جب اس باب یعنی "تاخیر الظھر الی العصر" پر پہنچتا ہے تو اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے اس حدیث کا مضمون اس باب کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا بلکہ اس کیلئے یہ کہنا مناسب تھا (باب صلاۃ الظهر مع العصر والمغرب مع العشاء) اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے « ففی التعبیر بما قاله تجوز وقصور »، پس امام بخاری نے باب کا نام رکھنے میں مجاز سے کام لیا ہے اور اس بارے میں کوتاہی کا مظاہرہ کیا ہے۔

(تحفه الباری بشرح صحیح البخاری، ج 1، ص 384، کتاب الصلاۃ، مصنف شیخ الاسلام ابی یحی بن محمد انصاری، متوفی 926 ھ)

حدیث 529: « حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا ».

ترجمہ: ہمیں آدم نے بتایا اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے اس نے کہا ہمیں عمرو بن دینار نے بتایا اور اس نے کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات رکعات (نماز مغرب اور عشاء) اور آٹھ رکعات (نماز ظہر اور عصر) کو جمع کر کے پڑھا۔

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ باب 370، ج 1، ص 293)

حدیث 516: «حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ».

ترجمہ: ہمیں مقاتل نے بتایا اسے عبد اللہ نے اسے أبو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے بتایا اس نے کہا کہ میں نے ابو أمامہ بن سہل کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم عمر بن عبد العزیز کی اقتدا میں ظھر پڑھنے کے بعد نکلے پھر انس بن مالک کے ہاں گئے وہ نماز عصر پڑھ رہا تھا، میں نے پوچھا چچا آپ نے یہ کون سی نماز پڑھی، اس نے بتایا یہ عصر کی نماز ہے اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہے جسے ہم اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ باب 364، ج1، ص 288، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری فارسی متوفی 256ھ)

توضیح:

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ انس بن مالک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں ظھر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھا کرتے تھے کیونکہ روایت میں لفظ "کنا" آیا ہے جو افعال ناقصہ میں سے ہے جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اسے معنی کے لحاظ سے ماضی استمراری

میں تبدیل کر دیتا ہے جس کی دلالت کثرت اور تکرار عمل پر ہوتی ہے؛ تو پھر انس ابن مالک کے قول کا معنی یہ بنے گا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں کئی دفعہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔

اس روایت میں یہ احتمال دینا غلط ہو گا کہ شاید عمر بن عبد العزیز نماز ظہر کو اسکے آخری وقت میں پڑھتے اور عصر کو اس کے اول وقت میں پڑھتے، ورنہ روایت میں انس بن مالک کی نماز پر تعجب کرنا کوئی معنی خیز عمل نہ تھا، یہ روایت بھی دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کے جواز پہ دلالت کرتی ہے۔

سنن نسائی کی احادیث

حدیث نمبر 1 : « أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ ».

ترجمہ: ہمیں قتیبہ نے بتایا اور اس نے مالک سے اور اس نے ابی زبیر سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر خوف اور سفر کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

حدیث نمبر2: « أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ وَاسْمُهُ غَزْوَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ

أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، قِيلَ لَهُ: لِمَ؟ قَالَ: لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ».

ترجمہ: ہمیں محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ (غزوان) نے بتایا اور اس نے فضل بن موسیٰ سے اور اس نے اعمش سے اور اس نے حبیب بن ابو ثابت سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا، تو جواب میں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو مشقت وتکلیف سے نکالنے کے لیے ایسا کیا۔

حدیث نمبر 3: «أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قال: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قال: صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا».

ترجمہ: ہمیں محمد بن عبد الاعلیٰ نے بتایا اور اس نے خالد سے اور اس نے ابن جریج سے اور اس نے عمرو بن دینار اور اس نے ابو شعشاء سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل

کیاہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں ظہر و عصر کی آٹھ اور مغرب وعشاء کی سات رکعات نماز کو جمع کر کے پڑھا۔

(سنن نسائی جلد 1 ص290، باب جمع بین الصلاتین فی الحضر، المؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي، المتوفى: 303هـ))

سنن ابی داؤود کی احادیث

حدیث نمبر 1203: « حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ».

ترجمہ: ہمیں قعنبی نے بتایا اس نے مالک سے اور اس نے ابی زبیر مکی سے اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور اس نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کو بغیر خوف اور سفر کے جمع کر کے پڑھا۔

حدیث نمبر 1204: « حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ».

ترجمہ: ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے بتایا اور اس نے ابو معاویہ سے اور اس نے اعمش سے اور اس نے حبیب بن ابی ثابت سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے ظہر وعصر، مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھا جب اس جمع کا سبب پوچھا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی سہولت اور آسانی کیلئے ایسا کیا۔

(سنن ابی داود جلد نمبر 2 صفحة نمبر 154 باب جمع بین الصلاتین ،المؤلف. الامام ابي داود سليمان بن اشعث الاذدی السیجستانی متوفی 475ھ)

کتاب المصنف ابن ابی شیبہ کی حدیث

« حدثنا وكيع قال ثنا داود بن قيس الفرء عن صالح عن مولى التوامه عن ابن عباس قال جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء في المدينة في غير خوف ولا مطر قال فقيل لابن عباس لم فعل ذلك قال اراد ان التوسعة على امته ».

ترجمہ: ہمیں وکیع نے بتایا اسے داؤد بن قیس الفرا نے اسے صالح نے اسے مولی التوامہ نے بتایا اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف اور بارش کے جمع کرکے پڑھا اور جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نمازوں کے جمع کرکے پڑھنے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی وسعت اور سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا کیا۔

(المصنف في الاحاديث و الاثار ج 2 ص 344 باب 293 كتاب الصلاة التطوع والامامة تاليف. حافظ عبدالله بن محمد بن ابي شيبه كوفي عبسي متوفى 235 ه)

کتاب مصنف عبد الرزاق کی احادیث

حدیث نمبر 4449: « عبد الرزاق عن ابن جريح عن عمرو بن شعيب قال . قال عبد الله جمع رسول الله ﷺ مقيما غير مسافر بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لما ترى الى فعل ذلك. قال لان لا يحرج امته ان جمع رجل ».

ترجمہ: عبد الرزاق نے ابن جریح سے اس نے عمرو ابن شعیب سے اور اس نے عبد اللہ سے نقل کیا: انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قیام کرتے ہوتے بغیر سفر کے ظہرین اور مغربین کو جمع کرکے پڑھا، جب ابن عمر سے اس جمع کا سبب پوچھا

گیا تو اس نے جواب میں کہا اگر کوئی شخص ان نمازوں کو جمع کر کے پڑھے تو اس میں آپ ﷺ کی امت کیلئے سہولت اور آسانی ہو گی۔

حدیث نمبر 4446: « عبد الرزاق عن داود بن قیس عن صالح مولی التوامه انه سمع ابن عباس يقول جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينه في غير سفر ولا مطر قال قلت لابن عباس لم تراه فعل ذلك قال اراه التوسعة على أمته ».

ترجمہ. عبد الرزاق نے داؤد بن قیس سے اس نے صالح مولیٰ التوامہ سے نقل کیا اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر سفر اور بارش کے جمع کر کے پڑھا، صالح مولیٰ التوامہ کہتا ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کا سبب پوچھا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کی سہولت اور وسعّت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا کیا۔

(عبدالرزاق صنعانی جلد نمبر 2 صفحہ 365 باب 315 جمع بين الصلاتين في الحضر تاليف. الحافظ ابو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع صنعاني متوفی 211)

حدیث نمبر 1190: « عبد الرزاق عن الثوري عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله ﷺ بين الظهر

والعصر بالمدينه في غير سفر ولا خوف قال قلت لابن عباس ولم تراه فعل ذلك قال اراد ان لا يحرج احدا من امته ».

ترجمہ: عبد الرزاق نے ثوری سے نقل کیا اور اس نے ابو زبیر سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کو بغیر سفر اور خوف کے جمع کر کے پڑھا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو اس نے جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے میری امت مشقت اور تکلیف میں نہ پڑے۔

صحیح ابن حبان کی احادیث

حدیث نمبر 1566 : « اخبرنا عمر بن سعيد بن سنان قال اخبرنا احمد بن ابي بكر حديث عن مالك عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال صلى رسول الله ﷺ الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير سفر ولا خوف اسناده صحيح على شرط مسلم رجاله رجال الشيخين غير ابي الزبير ».

ترجمہ: ہم نے عمر بن سعید بن سنان سے اس نے احمد بن ابو بکر سے اس نے مالک سے اس نے ابو زبیر سے اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف اور سفر کے

جمع کر کے پڑھا، یہ حدیث صحیح مسلم کے معیار کے مطابق ہے اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور ابو زبیر کے علاوہ باقی اس حدیث کے تمام راویوں سے کتاب بخاری اور مسلم میں احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1597: « أخبرنا الحسن بن سفيان قال حدثنا محمد بن عبيد بن حساب قال حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ صلى بالمدينه سبعا وثمانيا الظهر والعصر والمغرب والعشاء اسناده صحيح على شرط مسلم محمد بن عبيد بن حساب ثقة من رجال مسلم وباقي الاسناد على شرطهما ».

ترجمہ. ہم نے حسن بن سفیان سے اس نے محمد بن عبید بن حساب سے اس نے حماد بن زید سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے جابر بن زید سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر کی آٹھ رکعات مغرب وعشاء کی سات رکعات جمع کر کے پڑھیں ،اس روایت کی اسناد صحیح مسلم کے معیار کے مطابق ہیں محمد بن عبید بن حساب ثقہ ہے کتاب صحیح مسلم کے راویوں میں سے ہے اور اس روایت کی باقی اسناد صحیحین کی شروط کے مطابق ہیں۔

(صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان ج.4 ص. 471، 473 ذكر ان الجمع بين الصلاتين فى الحضر بغير المعذور مباح كتاب الصلاة 9. باب 5 الجمع بين

الصلاتين تالیف: علی الدین علی بن بلبان فارسی ایرانی متوفی 379 تحقیق و تعلیق. شعیب الارنوءوط منشورات، موسسه الرسالة بیروت طبع. ثالثه 1997)

شارح حدیث

شعیب ارنوؤط اس حدیث کی شرح میں لکھتا ہے کہ: « روى حديث مسلم واصحاب السنن من طريق حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس بلفظ من غير خوف "ولا مطر" و تأوله بعضهم انه فعل ذلك للمرض وقواه النووي قال الحافظ فيه نظر لانه لو جمع له لما صلى معه الا من له المرض والظاهر انه ﷺ جمع بأصحابه وبه صرح ابن عباس في روايه».

ترجمہ: جس حدیث کو مسلم بن حجاج اور باقی محدثین نے حبیب بن ابو ثابت سے اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے ظہرین اور مغربین کو مدینہ منورہ میں جمع کر کے پڑھا بعض نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اور نووی نے اس تاویل کو قوی قرار دیا ہے اور حافظ عسقلانی کہتے ہیں اس تاویل میں نظر اور فکر کی ضرورت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا تو باقی صحابہ کرام نے آپ کی اقتداء میں بغیر مرض کے دو

نمازوں کو جمع کر کے کیوں پڑھا؟! ظاہر حدیث بتا رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظہرین اور مغربین بغیر عذر کے جمع کر کے پڑھائیں اور اس بات کی تصریح ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول کر رہا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ کی حدیث

حدیث نمبر 971 : «اخبرنا عبد الجبار بن العلاء حدثنا سفيان عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال صليت مع النبي ﷺ بالمدينه ثمانيا وسبعا جميعا قلت لم فعل ذلك قال اراد ان لا يحرج امته، قال: وهو مقيم من غير سفر ولا خوف اخبرنا المخزومي حدثنا سفيان بمثله وقال في غير خوف ولا سفر و قال سعيد فقلت لابن عباس لم فعل ذلك قال اراد ان لا يحرج احد من امته وهكذا حدثنا به عبد الجبار مرة».

ترجمہ: ہم نے عبد الجبار بن علاء اور سفیان سے انہوں نے ابو زبیر سے اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے بیان کہا کہ میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں آٹھ رکعات ظہرین اور سات رکعات مغربین کو جمع کر کے پڑھا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمع کر کے نمازیں پڑھنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہتے تھے میری امت میں سے کوئی شخص علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھنے کی وجہ سے مشقت اور تکلیف میں نہ پڑے۔

ہم نے اس جیسی روایت مخزومی اور سفیان سے نقل کی ہے انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں قیام کرتے ہوئے بغیر سفر اور خوف کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا، سعید کہتا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے دو نمازوں کو کیوں جمع کر کے پڑھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ میری امت کا کوئی ایک بھی فرد مشقت میں نہ پڑے اور ہم نے اس طرح کی ایک حدیث عبد الجبار سے بھی نقل کی ہے۔

(صحیح ابن خزیمه، جلد1، ص373، تألیف: الامام أبو بکر محمد بن أسحاق خزیمة انصاري نیشاپوری ایرانی متوفی 3011ھ، تحقیق: ابو عبد الله الرحمه عادل بن سعید، تاریخ طباعت 2009ء)

مسند الامام احمد بن حنبل المسمی اطراف المسند المعتلی کی حدیث

حدیث نمبر 3647: « حدثنا الحکم بن ابان عن عکرمه مولی عن ابن عباس صلی رسول الله ﷺ في المدينة مقيما غير مسافر سبعا وثمانيا ».

ترجمہ: ہمیں حکم بن ابان نے بتایا اور اس نے عکرمہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قیام فرماتے ہوئے بغیر سفر کے ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اور مغرب اور عشاء کی سات رکعات جمع کر کے پڑھیں۔

(مسند الامام احمد بن حنبل المسمی اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلي جلد نمبر 3 صفحه نمبر 192، المؤلف: الامام الحافظ احمد بن حجر العسقلاني المتوفی 854 هجری)

مسند احمد بن حنبل کی احادیث

حدیث نمبر 3208: «صليت مع النبي ﷺ ثمانيا وسبعا جميعا».

ترجمہ: راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعات نماز ظہرین اور سات رکعات نماز مغربین جمع کر کے پڑھیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحه نمبر 44، ذکر عبد الله بن عباس جابر بن زيد عنه)

حدیث نمبر 1934: «حدثنا عبد الله حدثني ابي حدثنا محمود بن عثمان بن صفوان عن صفوان بن اميه الجمعی قال حدثنا الحكم بن ابان عن عكرمه عن ابن عباس قال صلى رسول الله ﷺ في المدينة مقيما غير مسافر سبعا وثمانيا».

ترجمہ: ہمیں عبد اللہ اور اس کے باپ نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمود بن عثمان بن صفوان نے بتایا انہوں نے صفوان بن امیہ الجمعی سے اس نے حکم بن ابان سے اس نے عکرمہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے بغیر سفر کے سات رکعات نماز مغربین کو اور آٹھ رکعات نماز ظہرین کو جمع کر کے پڑھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1، ص 291 تألیف: احمد بن حنبل متوفي 341 ھ، بتعمیم احادیثه محمد عبد السلام عبد الشافعي. دار الكتب العلميه بيروت لبنان)

مسند ابی یعلی الموصلی کی احادیث

حدیث نمبر 2678: «حدثنا موسى حدثنا يحيى بن سعيد عن داود بن قيس. حدثني صالح مولى التوامه، عن ابن عباس قال .جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء في غير سفر ولا مطر قال. قلت ما اراد ؟ قال اراد التوسعة على امته اسناده صحيح».

ترجمہ: ہمیں موسیٰ اور یحیی بن سعید نے بتایا اور انہوں نے داؤد بن قیس سے سنا وہ کہتا ہے کہ مجھے صالح مولی التوامہ نے بتایا اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر سفر اور بارش کے نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع کر کے

پڑھا صالح مولیٰ التوامہ کہتا ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی وسعّت اور سہولت کیلئے ایسا کیا اور محشی کے نزدیک اس کی اسناد صحیح ہیں۔

(مسند ابی یعلیٰ الموصلی جلد نمبر 5، ص80)

حدیث نمبر 2401 : « حدثنا زهير حدثنا ابن عينيه عن ابي زبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال صليت مع النبي ﷺ ثمانيا وسبعا جميعا قيل لم فعل ذلك؟قال اراد ان لا يحرج امته. رجاله ثقات ».

ترجمہ: ہمیں زہیر اور ابن عینیہ نے بتایا اور انہوں نے ابی زبیر سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں نماز ظھرین کی آٹھ اور مغربین کی سات رکعات جمع کر کے ادا کیں، جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس جمع کے متعلق پوچھا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے یعنی اسے سہولت اور آسانی مہیا کرنے کیلئے ایسا کیا، محشی کہتا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ الموصلی ج 4 ص 290)

حدیث نمبر 2531: « حدثنا هدبه بن خالد حدثنا حماد بن سلمه قال أخبرني عمران بن حدائر عن عبد الله بن شضيق ان ابن

عباس اخر صلاة المغرب ذات ليلة فقال له رجل الصلاة فسكت فقال الصلاة فقال له لا ام لك ا تعلمنا بالصلاة قد كان النبي ﷺ ربما جمع بينهما بالمدينة. اسناده صحيح ».

ترجمہ: ہمیں ھدبہ بن خالد اور حماد بن سلمہ نے بتایا اور انھوں نے عمران بن حدائر سے اور اس نے عبد اللہ بن شفیق سے نقل کیا کہ ایک رات ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں نماز مغرب کو دیر سے پڑھا تو بنی تمیم کے ایک شخص نے مجمع میں کھڑے ہو کر نماز کی یاد دلائی پھر خاموش ہو گیا تھوڑی دیر بعد پھر اس نے نماز نماز کی صدا بلند کی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ تیری ماں تیرے غم میں روئے کیا تو ہمیں نماز سکھائے، گا پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بسا اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا، محشی کہتا ہے کہ اس حدیث کی تمام اسناد صحیح ہیں۔

(مسند ابی یعلیٰ الموصلی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 409 تأليف:الامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التمیمی متوفی 307ھ تحقیق و تخریج حسین سلیم اسد دار المأمون تراث بیروت لبنان طبع اوّل 1985ء)

حلية الاولياء وطبقات الاصفياء کی احادیث

حدیث نمبر 9769 : « حدثنا أبو محمد بن حيان حدثنا مهران الرازي حدثنا يزيد بن مخلد حدثنا اسحاق الأزرق حدثنا سفيان

ثوري عن ابى الزبير عن جابر أن النبي ﷺ جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة من غير سفر ولا خوف».

ترجمہ ہمیں ابو محمد بن حیان، مھران رازی، یزید بن مخلد، اسحاق ازرق اور سفیان ثوری نے بتایا اور انہوں نے ابوزبیر سے اور اس نے جابر سے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور سفر کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

حدیث نمبر 9767: «حدثنا ابي في جماعة قالوا حدثنا محمد بن نصير حدثنا اسماعيل بن عمرو البعلى حدثنا ثوري عن أبي الزبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر في غير مطر ولا خوف فقيل لابن عباس لم فعل ذلك؟ أراد أن لا يحرج امته».

ترجمہ: مجھے میرے باپ نے ایک گروہ سے نقل کرتے ہوئے بتایا اس گروہ نے محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو بعلی اور ثوری سے نقل کیا اور اس نے ابوزبیر سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے بغیر خوف اور بارش کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا پس جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسکا سبب پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کا ایسا کرنے سے کیا ارادہ تھا، تو جواب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اپنی اُمت کو تکلیف اور مشقت سے نکالنا چاہتے تھے۔

(حلية الاولياء وطبقات الاصفياء ج.7 ص.93 باب ذكر سفيان ثوري تأليف. لحافظ ابو نعيم بن احمد بن عبد الله اصفهانی ايراني الشافعي تحقيق. مصطفى عبد القادر عطاء طبع الثانيه 2002 منشورات. محمد علي بيضون)

حدیث نمبر 3349: « حدثنا الحسن بن محمد بن كيسان قال حدثنا موسى بن هارون قال ثنا داود بن عمرو قال ثنا محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار قال سمعت ابا الشعشا يقول قال ابن عباس صلى رسول الله ﷺ ثمانيا ركعات جميعا من غير مرض ولا علة رواه معمر وروح ابن قاسم وحماد بن زيد عن عمرو ومثله ».

ترجمہ: ہمیں حسن بن محمد بن کیسان نے بتایا اور اس نے کہا ہمیں موسی بن ھارون نے اور اس نے کہا ہمیں داؤد بن عمرو نے اور اس نے کہا ہمیں محمد بن مسلم نے اور اس نے عمرو بن دینار سے نقل کیا وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو شعشا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابن عباس نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے آٹھ رکعات نماز کو بغیر مرض اور عذر کے جمع کر کے پڑھا، اور اسی روایت کو معمر اور روح بن قاسم اور حماد بن زید نے عمرو اور اس جیسے راویوں سے نقل کیا ہے۔

(حلية الاولياء وطبقات الاصفياء ج3 ص 90 باب 213 ذكر جابر بن زيد. تأليف. الحافظ ابو نعيم احمد بن عبد الله اصفهانی إيراني الشافعي طبع قديم)

علامہ ابن رسول برزنجی کاقول

« للعلامة ابن رسول البرزنجي الشافعي كتاب في الجمع بين الصلاتين بعذر وبغير عذر اعتمد فيه على ما ذهب اليه ابن عباس ».

ترجمہ: نیز مصنف نے اپنی اسی کتاب کے حاشیہ پر لکھتا ہے کہ علامہ ابنِ رسول برزنجی شافعی نے اپنی کتاب فی جمع بین الصلاتین بعذر وبغیر عذر کے تحت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول شدہ روایت پر اعتماد کرتے ہوئے بغیر عذر و سبب کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز قرار دیا۔

(حاشیه حلية الاولياء وطبقات الاصفياء ج3 ص90، نسخه قديمه)

جامع الکبیر کی حدیث

حدیث نمبر 187: « حدثنا هناد قال حدثنا ابو معاوية عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر قال: فقيل لابن عباس .ما اراد بذلك قال اراد ان لايحرج امته ».

ترجمہ: ہمیں ھناد نے بتایا وہ کہتا ہے کہ ہمیں ابو معاویہ نے بتایا اس نے اعمش سے اس نے حبیب بن ابو ثابت سے اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے جمع کر کے پڑھا، جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کے لئے ایسا کیا۔

(جامع الكبير، ج 1، ص 229 حديث 187 المؤلف: الأمام الحافظ ابي عيسى محمد بن عيسى الترمذي المتوفى 289ھ)

المعجم الکبیر کی احادیث

حدیث نمبر 10525: « حدثنا ادريس بن عبد الكريم الحداد ثنا احمد بن حاتم الطويل ثنا عبد الله بن عبد القدوس عن الأعمش عن عبد الرحمن بن ثروان عن زادان قال قال عبد الله بن مسعود جمع رسول الله ﷺ بين الأولى والعصر وبين المغرب والعشاء فقيل له فقال صنعته لئلا تكون امتي في حرج .

ورواه في الأوسط مجمع البحرين قال في المجمع ج2 ص161، وفيه عبد الله بن عبد القدوس ضعفه ابن معين والنسائي وثقه ابن حبان وقال البخاري صدوق إلا انه روي عن اقوام ضعفاء قلت وقد روي هذا عن الأعمش وهو ثقة ».

ترجمہ: ہم نے ادریس بن عبد الکریم حداد، احمد بن حاتم طویل اور عبد اللہ بن عبد القدوس سے نقل کیا، انہوں نے اعمش سے اس نے عبد الرحمٰن بن ثروان سے اس نے زادان سے اور اس نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کا سبب پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے ایسا کیا اس حدیث کو معجم الاوسط اور مجمع البحرین میں نقل کیا گیا ہے اس میں ایک راوی عبد اللہ بن عبد القدوس جسے ابن معین اور نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان کے نزدیک یہ راوی ثقہ ہے اور امام بخاری نے اسے صدوق کہا ہے مگر یہ ضعیف لوگوں سے روایت کرتا ہے، میں کہتا ہوں اس نے یہ حدیث اعمش سے نقل کی ہے جو کہ ثقہ ہے۔

(المعجم الكبير، حديث 10525، ج10، ص218، تاليف: حافظ ابو القاسم سليمان بن احمد الطبراني متوفي 360، تحقيق وتخريج: حمدي عبد المجيد سلفي، ناشر. دار احياء اتراث العربى طبع ثانيه 2002)

مجمع الزوائد کی حدیث

حدیث 2977: « عن عبد الله بن مسعود قال جمع رسول الله ﷺ بين الأولى والعصر بين المغرب والعشاء فقيل له في ذلك فقال صنعت بهذا كي لا يحرج امتي رواه الطبراني في الأوسط

والكبير عبد الله بن عبد القدوس ضعفه ابن معين والنسائي ووثقه ابن حبان وقال البخاري صدوق الا انه يروي عن اقوام ضعفاء قلت وقد روي هذا عن الاعمش وهو ثقة ».

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرکے پڑھا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمع کرکے نمازیں پڑھنے کا سبب پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کے لئے ایسا کیا ہے۔

طبرانی نے اس روایت کو اوسط اور کبیر میں نقل کیا ہے اس روایت میں ایک راوی عبد اللہ بن عبد القدوس ہے، جسے ابن معین اور نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری کے نزدیک وہ صدوق ہیں مگر یہ ضعیف لوگوں سے روایت کرتا ہے میں کہتا ہوں اس نے یہ حدیث اعمش سے نقل کی ہے جو کہ ثقہ ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج.2 ص.368 باب 215 الجمع للحاجة، تالیف: حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807، تحقیق: عبد الله محمد درویش 1994)

مجمع البحرین کی حدیث

« حَدّثنا علي ثنا الحُسين بن ميسرة الرازي ، ثنا عبد الله بن عبد القدوس عن الاعمش عن عبد الرحمن بن سروان عن عبد الله

بن مسعود قال: جمع رسول بين الاولى والعصر والمغرب والعشاء فقيل له في ذلك فقال صنعت هذا لكئ لا تحرج أمتي ».

ترجمہ: عبد الرحمن بن سروان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظھر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس جمع کا سبب پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے ایسا کیا ہے۔

(مجمع البحرين في زوائد المعجمين، ج1 ص454 باب150 الجمع للجماعه ح 930 ، حافظ نور الدين ابو الحسن على بن ابو بكر هيثمى متوفى 708ھ)

شرح السنة کی احادیث

«أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ نَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ نَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ .

هذا الحديث صحيح اخرجه مسلم عن احمد بن يونس عن زهير قال رحمة الله . هذا الحديث يدل على جواز الجمع بلا عذر لأنه جعل العلة ان لا تحرج امته ».

ترجمہ: جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظھر اور عصر کی نماز کو بغیر خوف وسفر کے مدینہ منورہ میں جمع کرکے پڑھا ابو زبیر کہتا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کا سوال کیا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے ایسا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اسے مسلم بن حجاج القشیری نے احمد بن یونس سے اور اس نے زھیر کے طریق سے نقل کی ہے۔

محشّی کا قول

محشّی کہتا ہے یہ حدیث بغیر کسی عذر اور سبب کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کی علت یہ ذکر کی گئی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے ایسا کیا ہے۔

(شرح السنة، ج 2 ص 548، أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي، تحيقيق وتعليق الشيخ علي محمد معوض، الشيخ أحمد عبد الموجود)

حدیث 2: « حَدَّثَنِي عَنْ مَالِك عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ ».

ترجمہ: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف اور سفر کے جمع کر کے پڑھا۔

(شرح السنة ، ج 1 ص 121، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر ، تحيقيق وتعليق محمد فؤاد عبدالباقي ، امام مالك بن انس)

فتح الممالک کی حدیث

« حدثنا سعيد بن عثمان حدثنا احمد بن رحيم حدثنا محمد بن حسين بن زيد حدثنا محمد بن سلمان حدثنا ربيع بن يحيى الاشناني حدثنا سفيان ثوري عن محمد بن منكدر عن جابر ان رسول الله ﷺ جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة غير خوف ولا علة، لرخصة ».

ترجمہ: محمد بن منکدر جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور عذر کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھا، اور لوگوں کو ایسا کرنے کی رخصت دی۔

(فتح المالك بتويب التمهيد لابن عبد البر على موطأ الإمام مالك، ج 3 ص 114، تحيقيق وترتيب دكتور مصطفى حميدة)

میرے محترم ذوی الاحترام قارئین کرام جیسا کے آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا کہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کے متعلق شیعہ سنی دونوں اسلامی مکاتب فکر کی معتبر کتب کے سینے چھلک رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضر میں یعنی بغیر حالت سفر کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف، سفر، بارش اور مرض کے جمع کر کے پڑھا۔

اور ان صحیح السند روایات میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کی علّت اور سبب بھی مذکور ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے اور اسے سہولت اور وسعّت دینے کیلئے ایسا کیا، جب سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا صحیح السند اور صریح المتن روایات سے ثابت ہے، تو پھر اُمت کو ضد پر ڈٹے رہنے کی کیا ضرورت ہے، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اقدس بھی ہے: « صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي »، کہ تم اس طرح نماز پڑھو کہ جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

علامہ وحید الزمان خان کی حق بیانی

”اہلحدیث عالم بزرگوار علامہ وحید الزمان خان دوٹوک لفظوں میں فرماتے ہیں جن لوگوں کے نزدیک جمع درست نہیں ہے ان کے دلائل ضعیف ہیں، اور جمع جائز رکھنے والوں کے دلائل قوی ہیں“

(سنن ابی داؤد، جلد 1 ، ص490، کتاب الصلاۃ، ترجمہ و تشریح: نواب علامہ وحید الزمان خان حیدر آبادی متوفی 1338ھ ، مطبوعۃ لاھور)

شیعہ کے نزدیک جمع بین الصلاتین کا طریقہ

مذہب امامیہ فقہ جعفریہ کے نزدیک نماز پنجگانہ سے پہلے آذان اور اقامت کا کہنا مستحب ہے کتب فریقین میں آذان واقامت کی فضیلت پر بہت زیادہ صحیح السند روایات پائی جاتی ہیں، لیکن اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کو ذکر نہیں کیا جارہا۔

مذہب شیعہ خیر البریہ کو ہمیشہ سے مخالفین کی طرف سے اس ایراد کا سامنا کرنا پڑتا آرہاہے کہ شیعہ حضرات پانچ نمازوں کو تین آذانوں اور پانچ اقامتوں کیساتھ ادا کیا کرتے ہیں جو خلاف عقل و نقل ہے۔

کیونکہ ہر فریضہ نماز (یومیہ) سے پہلے آذان اور اقامت کا کہا سنت مؤکدہ ہے، ہم اس ایراد کا کچھ اس طرح سے رد کرنا مناسب سمجھتے ہیں چونکہ ہم شیعہ حضرات ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرکے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہوتے ہیں، یہ بات ذہن نشین کر

لیں کہ ہم نماز ظہر اور مغرب کیلئے آذان لاوَڈ سپیکر پر دیتے ہیں جسے آذان اعلام کہا جاتا ہے جسے سن کر نمازی باجماعت نماز کی فضیلت حاصل کرنے کیلئے مسجد کا رخ کر لیتے ہیں۔

اسی لیئے ہمیں دوبارہ عصر اور عشاء کیلئے لاوَڈ سپیکر پر دوبارہ آذان کہنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، اور ہم دوبارہ عصر اور عشاء کیلئے ہلکی آواز میں آذان واقامت کہہ کر باجماعت نماز کی فضیلت سے شرف یاب ہو جاتے ہیں، اور اس عمل کی تایید سنت معصوم علیہ السلام سے ہو رہی ہے۔

شیعہ روایات اور جمع بین الصلاتین کا طریقہ

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں ایسی روایات پیش کرنا چاہتا ہوں جن میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کا طریقہ ذکر ہوا ہے۔

وسائل الشیعہ کی احادیث

« مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الصَّادِقِ ؑ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فِي الْحَضَرِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ ».

ترجمہ: محمدّ بن علي بن الحسين اپنی اسناد کے توسط سے عبد اللہ بن سنان سے اور وہ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی کریم

ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر و عصر اور ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کو بغیر سبب اور عذر کے جمع کر کے پڑھا۔

(وسائل الشيعة، باب 22 مواقيت الصلاة ،ج 4 ص 220 ،ح 4971 محمد بن الحسن الحر العاملي متوفى 1164ھ تحقيق مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث ، طبعه ثانيه 2003ء)

« بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمُ الْفُضَيْلُ وَ زُرَارَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ ».

ترجمہ: جناب زرارۃ رضی اللہ عنہ حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر و عصر اور ایک آذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

(وسائل الشيعة، كتاب الصلاة ابواب المواقيت باب 23 جواز الجمع بين الصلاتين لغير عذر أيضاً ،ج 4 ح 4981 ص 223)

تہذیب الاحکام کی حدیث

« مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانٍ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ عِنْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ».

ترجمہ: ولید بن ابان صفوان رضی اللہ عنہ جمال سے روایت کرتے ہیں کہ زوال آفتاب کیساتھ ہم نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام کی اقتداء میں ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ ظہر وعصر کو جمع کر کے پڑھا۔

(تهذيب الاحكام ،باب مواقيت الصلاة ،جلد 1 ص 385 ، أبو جعفر محمد بن حسن الطوسي متوفي 460 ھ/ الاستبصار فيما اختلف من الأخبار ،باب مواقيت الصلاة ،جلد 1 ص 155 ، أبو جعفر محمد بن حسن الطوسي متوفي 460 ھ)

اہلسنت کے نزدیک جمع بین الصلاتین کا طریقہ

« وصفة هذا الجمع أن يؤذن للمغرب أولاً بصوت مرتفع كالعادة، ثم يؤخر صلاة المغرب ندباً بعد الأذان بقدر ثلاث ركعات، ثم يصلي المغرب، ثم يؤذن للعشاء ندباً في المسجد لا على المنارة لئلا يظن دخول وقت العشاء المعتاد، ويكون الأذان بصوت منخفض، ثم

يصلي العشاء، ولا يفصل بينهما بنفل، وكذا يكره التنفل بين كل صلاتين مجموعتين، فإن تنفل فلا يمتنع الجمع».

ترجمہ: عبد الرحمن جزیری فرماتے ہیں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے حسب معمول بلند آواز سے مغرب کی آذان کہی جائے پھر آذان کے بعد اتنی دیر کی جائے جتنی دیر میں تین رکعات نماز ادا کی جا سکتی ہو، اسکے بعد مغرب کی نماز ادا کی جائے پھر مسجد کے اندر ہی عشاء کیلئے آذان کہنا مستحب ہے۔

لیکن یہ آذان منارہ (یالاؤڈ سپیکر) پر نہ کہی جائے تا کہ یہ گمان نہ کیا جاسکے کہ حسب معمول عشاء کا وقت شروع ہو گیا ہے اس لیئے آذان دھیمی آواز میں کہی جائے پھر نماز عشاء ادا کی جائے، نماز مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل کا فاصلہ قرار نہ دیا جائے، اس طرح ہر وہ نماز جسے جمع کر کے پڑھا جائے اسکے درمیان نوافل کا ادا کرنا مکروہ ہے، اور نوافل ادا کرنے کی صورت میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا منع ہے۔

(الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الصلاة قسم العبادات مباحث الجمع بين الصلاتين تقديماً وتأخيراً حكمه واسبابه، ج1 ص 485، عبد الرحمن الجزيري ناشر دار الاحياء الاسلامي بيروت لبنان، طبع ثالثه)

اہلسنت روایات اور جمع بین الصلاتین کا طریقہ

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں ایسی روایات پیش کرنا چاہتا ہوں جن میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کا طریقہ ذکر ہوا ہے۔

کنز العمال کی حدیث

« عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ ».

ترجمہ: جناب جابر بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی۔

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ، باب الجمع كتاب الصلاة ،ج 6 ح 22766، ص 116 ، علامة علاء الدين علي متقى بن حسام الدين الهندي حنفي متوفى 975 ه ، تحقيق محمود عمرو الدمياتي ، منشورات محمد علي بيضون دار الكتب العلمية بيروت-لبنان طبعة الثانية 2004ء)

معجم الکبیر کی حدیث

« حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا سعدان بن يزيد ثنا الهيثم بن جميل ثنا قيس بن الربيع عن غيلان بن جامع عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد الأنصاري عن خزيمة بن ثابت قال صليت مع النبي ﷺ بجمع بإقامة واحدة ».

ترجمہ: ہمیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سعدان بن یزید، ھیثم بن جمیل، قیس بن ربیع نے بتایا اس نے غیلان بن جامع سے اس نے عدی بن ثابت سے اس نے عبد اللہ بن یزید

انصاری سے اور اس نے خزیمہ بن ثابت سے نقل کیا کہ وہ بیان کرتا ہے میں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ایک اقامت کے ساتھ دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھا۔

(معجم الکبیر ،ج 4 ح3714 ص 83 ، حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، تحقیق وتخریج حمدی عبد الحمید ، دار احیاء تراث سلفی)

مجمع الزوائد کی حدیث

« وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ».

ترجمہ: عبد اللہ بن یزید الانصاری خزیمہ بن ثابت سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ایک اقامت کے ساتھ دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھا۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب الجمع الصلاتین في السفر ،ج 2 ح 2970 ص 365 ، علامه حافظ نور الدين علي بن ابو بکر هيثمي ، تحقيق عبد الله محمد درويش)

سنن الکبری کی احادیث

«أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ ، أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنّ

النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا».

ترجمہ: جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مقام عرفہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ایک آذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے پڑھا اور ان کے درمیان تعقیبات بجانہ لائے۔

«أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ».

ترجمہ: جعفر بن محمد اپنے باپ سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا۔

(السنن الکبری البیهقي، ج1، ص 400، باب الأذان والإقامة للجمع بین الصلاتین، نسخه قدیمه)

بالفرض اگر اس اعتراض کو قبول کر بھی لیا جائے کہ ہم شیعہ حضرات نماز پنجگانہ کو تین آذانوں اور پانچ اقامتوں کے ساتھ ادا کرتے ہیں تب بھی ہمارا یہ عمل قرآن و سنت کے مخالف نہیں ہے، کیونکہ تین آذانوں اور پانچ اقامتوں کے ساتھ دو نمازوں کو جمع

کر کے پڑھنا سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت اہلبیت اطہار علیہم السلام اور عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

خلاصہ الکلام

شیعہ سنی دونوں اسلامی مکاتب فکر کے ہاں ایسی روایات کثرت سے پائی جاتی ہیں جن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام نے دو نمازوں کو ایک آذان اور دو اقامتوں سے ساتھ ادا کیا۔

جمع کی اقسام

علامہ وحید الزمان فرماتے ہیں کہ جمع کی دو قسمیں ہیں جمع تقدیم اور جمع تاخیر:

جمع تقدیم : ظھر کے وقت میں عصر اور مغرب کے وقت میں عشاء پڑھنا۔

جمع تأخیر: عصر کے وقت میں ظھر اور عشاء کے وقت میں مغرب پڑھنا۔

یہ دونوں جمع کی صورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہیں۔

(سنن ابی داؤد ، جلد1، ص490، ترجمہ وتشریح: علامہ وحید الزمان خان، طبع لاہور)

اعتراض: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں کبھی ایک یا دو مرتبہ دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا ہو گا تو آپ شیعہ حضرات نے کس طرح دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا اپنا وطیرہ اور مذہبی شعار بنا رکھا ہے؟

جواب: ایسا اعتراض کرنے والوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ کا کسی عمل کو ایک مرتبہ بجالانا اور پھراس سے اُمت کو منع نہ کرنا کیا دلیل شرعی نہیں بن سکتا؟! جہاں تک دو نمازیں جمع کرکے پڑھنے کا تعلق ہے اس کا ذکر صراحت کے ساتھ کتب احادیث میں موجود ہے۔

کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بنی تمیم کے ایک شخص کی سرزنش کرتے ہوئے کہا، کیا تو مجھے سنت نبی کریم ﷺ سکھائے گا: «کنا نجمع بین الصلاتین علی عهد رسول الله ﷺ».

علم نحو اور صرف سے تعلق رکھنے والا ہر مبتدی طالب علم بھی اس قاعدہ سے بخوبی واقف ہے، کہ جب فعل مضارع پر افعال ناقصہ میں سے کان داخل ہو جائے تو وہ اسے معنی کے لحاظ سے ماضی استمراری میں تبدیل کر دیتا ہے، جو کثرت اور تکرار عمل پر دلالت کرتا ہے، تو اب ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کا: « كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ »، معنی یہ بنے گا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانے اقدس میں کئی دفعہ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرکے پڑھا۔

جبکہ کے اس عمل کے منع پر کوئی صحیح السند روایت نہیں پائی جاتی۔

(صحيح مسلم ج1 ص 315 ، کتاب صلاة المسافرين باب الجمع بين الصلا تين في الحضر ،مصنف. امام ابوالحسين مسلم بن الحجاج القشيرى النيشاپوری (ایرانی) متوفی261ھ ناشر. داراحياء تراث العربي)

اعتراض: « أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكٍ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مِنَ الْكَبَائِرِ. لَفْظُ حَدِيثِ نُعَيْمٍ، وَفِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ ».

ترجمہ:، معتمر بن سلیمان اپنے باپ سے وہ حنش سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے، کہ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر عذر وسبب کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے تو اس نے گناہان کبیرۃ کا ارتکاب کیا؛ یعقوب کی روایت میں آیا ہے جو شخص بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے تو وہ گناہان کبیرۃ کے دروازوں میں سے کسی ایک دروازے پر آپہنچا۔

جواب 1: محققین اور محدثین اہلسنت نے اس روایت کو جعلی اور ضعیف قرار دیا ہے، اس روایت کے سلسلہ رواۃ میں سے ایک راوی حسین بن قیس جو حنش کے نام سے مشہور ہے، جس کے متعلق امام بیہقی لکھتے ہیں:

«تَفَرَّدَ بِهِ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ الْمَعْرُوفُ بِحَنَشٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ النَّقْلِ، لَا يُحْتَجُّ بِخَبَرِهِ».

ترجمہ: یہ روایت فقط اسی سے ہی نقل کی گئی ہے، یہ شخص محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اور انہوں نے اس کی روایت کو قابل استدلال ہی قرار نہیں دیا۔

(سنن کبریٰ، کتاب الصلاۃ، ج3، ص241)

جواب2: امام ترمذی اسی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: « قَالَ أَبُو عِيسَى، وَحَنَشٌ هَذَا هُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ، وَهُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ».

ترجمہ: حنش ہی ابو علی رحبی ہے اور وہی حسین بن قیس ہے، اور جو محدّثین کے نزدیک ضعیف ہے، امام احمد نے اس کی تضعیف کی ہے۔

(جامع الکبیر ترمذی، ج1، ص231، مصنف ابو عیسیٰ ترمذی)

جواب 3: امام بخاری اس کے متعلق فرماتے ہیں: « أسناده ضعيف حنش هو حسين بن قيس الرحبي، قال البخاري: أحاديثه منكره جداً، ولا يكتب حديثه وقال: أيضاً ترك أحمد حديثه، وقال العقيلي في حديثه: من جمع بين الصلاتين... لا يتابع عليه، ولا يعرف إلا به ولا أصلاً له».

ترجمہ: حنش یعنی حسین بن قیس رحبی اس کی اسناد ضعیف ہیں، اور امام بخاری نے کہا: کہ اس سے مروی شدہ احادیث انتہائی غیر معروف ہیں اور اس کی احادیث نہ لکھی جائیں اور نیز امام بخاری نے کہا: کہ امام احمد نے اس کی مرویات پر عمل نہیں کیا، اور عقیلی نے اسی حدیث کے بارے کہا: کہ اس پر عمل نہ کیا جائے یہ فقط اسی سے منقول ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے یعنی موضوعہ ہے۔

(حاشیہ مسند ابی یعلیٰ الموصلی، ج5، ص136، تأليف: الامام الحافظ أحمد بن علي المثنى التميمي، حققه وخرج أحاديثه حسين سليم أسد و ناشر دار الثقافة العربية)

الشیخ عبد الرحمٰن عزیز فرماتے ہیں بعض علماء حضر میں بغیر عذر کے دو نمازیں جمع کرنے کو کبیرہ گناہ شمار کرتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں، نبی کریم ﷺ سے حضر میں بغیر عذر کے دو نمازیں جمع کرنا ثابت ہے۔

(صحیح نماز نبوی کتاب سنت کی روشنی میں، ص393، حضر میں نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ، تألیف: الشیخ عبد الرحمٰن عزیز، نظر ثانی: فضیلہ الشیخ أبو الحسن مبشر احمد ربانی اور شیخ الحدیث عبد رفیق، اشاعت اول اگست 2009ء، ناشر دار الاندلس لاہور پاکستان)

جب صحیح السند روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بغیر خوف، عذر، بارش، سفر اور مرض کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا ہے، تو پھر ضعیف اور جعلی

روایات کا سہارا لے کر دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کو غیر شرعی قرار دینا عقل سلیم کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

اعتراض: ابو العالیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے ابو موسیٰ الاشعری کی طرف مکتوب بھیجا جس میں ذکر کیا کہ دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کر کے پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

جواب 1: حضرت عمر نے اس روایت کو نبی کریم ﷺ سے نقل ہی نہیں کیا، یہ ان کا اپنا اجتہاد اور ذاتی رائے تھی صحیح السند اور صریح المتن روایات حضرت عمر کے اس قول کے ساتھ ٹکرا رہی ہیں، جن میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کی آسانی اور سہولت کیلئے مدینہ منورہ میں بغیر عذر کے نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

بعض اکابرین اہلسنت نے صحابی کے قول کو دلیل شرعی ماننے سے بھی انکار کیا ہے؛ مثلاً امام غزالی کہتا ہے:

« الأصل الثاني من الأصول الموهومة قول الصحابي: فَإِنَّ مَنْ يَجُوزُ عَلَيْهِ الْغَلَطُ وَالسَّهْوُ وَلَمْ تَثْبُتْ عِصْمَتُهُ عَنْهُ فَلَا حُجَّةَ فِي قَوْلِهِ، فَكَيْفَ يُحْتَجُّ بِقَوْلِهِمْ مَعَ جَوَازِ الْخَطَأِ ».

ترجمہ: اصول موھومہ میں سے دوسری اصل قول صحابی ہے، اس عنوان کے تحت بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے، جس شخص کے بارے میں غلطی اور سہو کا امکان ہو اسکی

عصمت ثابت نہیں ہوتی لہذا اس کا قول حجیت سے خالی ہوتا ہے پس جن کے اقوال میں خطا کا امکان پایا جاتا ہو ان کے اقوال کو کس طرح حجت قرار دیا جا سکتا ہے۔

(المستصفى المؤلف: أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي (المتوفى: 505هـ) تحقيق: محمد عبد السلام عبد الشافي الناشر: دار الكتب العلمية الطبعة: الأولى، 1413هـ 1993عيسوى، القطب الثاني في أدلة الأحكام خاتمة القطب ما يظن أنه من أصول الأدلة وليس منها الأصل الثاني من الأصول الموهومة قول الصحابي، صفحه 168)

نوٹ: دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے والی روایت تین راویوں سے مروی ہے:

1) جناب عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ۔
2) جناب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔
3) جناب جابر بن زید رضی اللہ عنہ، اور ان کی کنیت ابو شعشا ہے۔

السنن الکبری کی حدیث

حدیث نمبر 5543: «اخبرنا ابو عبد الله الحافظ وابو ذكريا بن ابي اسحاق المزكى وغيرهما قالوا ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب انبا الربيع بن سليمان انبا الشافعي، انبا مالك واخبرنا ابو الحسن علي بن احمد بن عبدان. انبا احمد بن عبيد الصغار، ثنا اسمعيل بن اسحاق القاضي ثنا عبد الله بن سلمة بن قحنب عن مالك بن انس

عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه قال صلى رسول الله ﷺ الظهر والعصر جميعاً المغرب والعشاء جميعاً في غير خوف ولا سفر قال مالك: ارى ذلك كان في مطر».

حاشيه الكتاب: ثم ان مالك لم يجز الجمع بين الظهر والعصر بعذر المطر فترك ما تاول هو حديث ابن عباس عليه اخرجه المصنف في معرفة السنن 1647 وابن داود في سننه 1211.

ترجمہ۔ ہمیں عبد اللہ حافظ اور ابو ذکریا بن ابو اسحاق مزکی اور ان کے علاوہ ایک جماعت نے بتایا کہ ہمیں ابو العباس محمد بن یعقوب نے اور ربیع بن سلیمان اور شافعی اور امام مالک اور ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان اور احمد بن عبید الصفار اور اسمعیل بن اسحاق قاضی اور عبد اللہ بن سلمہ بن قعنب نے بتایا اور اس نے مالک بن انس سے اور اس نے ابی زبیر سے اور اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف اور سفر کے جمع کر کے پڑھا اور امام مالک کہتے ہیں کہ میری رائے کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

فقہائے اہلسنت اور امام مالک کی رائے

فقہاء اہلسنت نے امام مالک کی رائے کو کچھ اس طرح سے رد کیا۔

- **محشی کا قول**:

امام مالک کے نزدیک بارش کے عذر کی وجہ سے ظہر اور عصر کی نماز میں جمع کرنا جائز نہیں، پس امام مالک نے اس حدیث کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے، جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو نمازیں جمع کرکے پڑھنے کا سبب بتایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے اوراسکی سہولت اور آسانی کیلئے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھایا۔

- **ابن ترکمانی کا قول**:

« قال ابن التركماني ينفى هذا ما ذكر بعد في هذا الباب عزاه الى المسلم عن ابن عباس جمع المدينة من غير خوف ولا مطر ».

ابن ترکمانی نے کہا امام مالک کی رائے کی نفی وہ حدیث کررہی جو کتاب صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرکے پڑھا۔

- **ابن منذر کا قول**

« قال ابن المنذر لا معنى لحمل الاثر على عذر من الاعذار لان ابن عباس أخبر بعلة فيه وهو قوله اراد ان لا يحرج امته (انتهى كلامه) ».

ابن منذر کہتا ہے کہ کوئی معنی نہیں کہ ہم یہ تاویل کریں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا ہو کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کا سبب یہ بتایا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ ان کی اُمت مشقت اور تکلیف میں نہ پڑے۔

(السنن الکبریٰ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 236 نمبر حدیث نمبر 5543 کتاب الصلاۃ، تالیف.الامام ابو بکر احمد بن حسین بیتی متوفیٰ 458 ھ ،تحقیق. عبدالقادر عطار منشورات. محمد علی بیضون،تاریخ طباعت. 2003)

« قَالَ الشَّافِعِيُّ كَمَالِكٍ : أَرَى ذَلِكَ بِعُذْرِ الْمَطَرِ ؛ قَالَ فِي الْمَجْمُوعِ : وَهَذَا التَّأْوِيلُ مَرْدُودٌ بِرِوَايَةِ مُسْلِمٍ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ ».

ترجمہ: امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک بارش کے عذر کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔

کتاب مجموع میں اس تاویل کو رد کیا گیا، کیونکہ مسلم شریف کی روایت میں ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر بارش اور خوف کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

(مغنی المحتاج الی معرفة معاني الالفاظ المنهاج، ج1 ص274، مصنف الشیخ محمد خطیب الشربینی)

علامه آلوسی کا قول

آلوسی فرماتے ہیں :« وخص مالك جواز الجمع بالمطر في المغرب والعشاء، وهذا التأويل مشهور عن جماعة من الكبار المتقدمين وهو ضعيف لما في صحيح مسلم عنه أيضا جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة في غير خوف ولا مطر، وكون المراد ولا مطر كثير لا يرتضيه ذو إنصاف قليل والشذوذ غير مسلم».

ترجمہ: امام مالک نے مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھنے کو بارش کیساتھ خاص کیا ہے یہ تاویل علماء متقدمین کی ایک جماعت میں مشہور ہے، حالانکہ یہ تاویل ضعیف ہے، کیونکہ صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظھر و عصر اور مغرب وعشاء کو بغیر خوف اور بارش کے جمع کرکے ادا فرمایا ہے، اگر بارش سے مراد کثیر بارش لی جائے تو امام مالک کے نزدیک دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہوگا، حالانکہ کوئی بھی منصف مزاج اور فہم فراست رکھنے والا انسان اس تاویل کو قبول نہیں کرے گا اگر بارش زیادہ ہو تو جمع جائز ہوگی اگر بارش قلیل ہو تو جمع جائز نہیں ہوگی یہ رائے قابل قبول نہیں۔

(روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، تفسير سورة اسراء، ج8، ص128، المؤلف: شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني

الألوسي (المتوفى: 1270هـ) المحقق: علي عبد الباري عطية، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت الطبعة: الأولى، 1415 هـ)

ابن حزم اندلسی کا قول

ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں: « والعجب أن أصح حديث في الجمع: هو ما رويناه من طريق مالك عن أبي الزبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: صلى لنا رسول الله ﷺ الظهر والعصر جميعا، والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف ولا سفر، قال مالك: أرى ذلك في مطر».

ترجمہ: مجھے تعجب ہے کہ امام مالک نے صحیح السند روایت کو کیسے بارش پر حمل کیا ہے؟ جس میں ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو بغیر خوف وسفر کے جمع کر کے پڑھا۔

پھر ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں: « وما رويناه من طريق عثمان بن أبي شيبة عن أبي معاوية عن الأعمش عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر، والمغرب والعشاء بالمدينة، من غير خوف ولا مطر؛ قيل لابن عباس: ما أراد إلى ذلك؟. قال: أراد أن لا يحرج أمته».

ترجمہ: وہ روایت جس کو ہم نے عثمان ابن ابی شیبہ کے طریق سے نقل کیا اور اس نے ابو معاویہ سے اس نے اعمش سے اس نے حبیب سے اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو بغیر خوف اور بارش کے جمع کرکے پڑھا ہے؛ اور جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے جواب میں کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

(المحلیٰ شرح المجلیٰ، باب أوقات الصلاة، ج3 ص105، مصنف أبو محمد علي بن احمد بن سعيد بن حزم اندلس متوفی 456ھ، تحقيق احمد محمد شاكر، دار الأحياء تراث بيروت)

احادیث جمع بین الصلاتین کی تأویلات اور ان کے ردود

بعض متعصب مزاج اہلسنت حضرات نے اپنی گلو خلاصی کی خاطر صحیح السند اور صریح المتن احادیث مبارکہ کی مختلف تاویلات کرکے حق چھپانے کی سر توڑ کوششیں کی ہیں، لیکن بعض منصف مزاج علماء اہلسنت نے ان کی تاویلات کو ضعیف اور باطل قرار دیا ہے اب اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں وہ تاویلات اور ان کے ردود کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں، اور ان تاویلات کی رد کرنے والے علماء اہلسنت میں سے صحیح مسلم کے شارح محدث نووی سر فہرست ہیں۔

تاویل 1: « مِنْهُمْ مَنْ تَأَوَّلَهُ عَلَى أَنَّهُ جَمَعَ بِعُذْرِ الْمَطَرِ ، وَهَذَا مَشْهُورٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْكِبَارِ الْمُتَقَدِّمِينَ ، وَهُوَ ضَعِيفٌ بِالرِّوَايَةِ الْأُخْرَى مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ ».

ترجمہ: بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا، یہ تاویل متقدمین میں سے کچھ مشہور شخصیات کی طرف منسوب ہے۔

جواب: علامہ نووی اس تاویل کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ تاویل ضعیف ہے، کیونکہ دوسری حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

تاویل 2: « وَمِنْهُمْ مَنْ تَأَوَّلَهُ عَلَى أَنَّهُ كَانَ فِي غَيْمٍ ، فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ وَبَانَ أَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ دَخَلَ فَصَلَّاهَا ، وَهَذَا أَيْضًا بَاطِلٌ ؛ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ فِيهِ أَدْنَى احْتِمَالٍ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَا احْتِمَالَ فِيهِ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ».

ترجمہ: بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ مطلع ابر آلود تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر مطلع صاف ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ نماز عصر کا وقت داخل ہو چکا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کے ساتھ ہی عصر ادا فرمائی۔

جواب 1 : یہ تاویل بھی باطل ہے کیونکہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں یہ ادنیٰ سا احتمال دیا جاسکتا ہے لیکن مغرب اور عشاء کی نمازوں میں یہ احتمال نہیں دیا جاسکتا۔

(المنهاج في شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ج4 ص344، الامام محي الدين ابو زكريا بن شرف النووي المتوفي 676ھ)

جواب 2 : صاحب لیالی پیشاور سلطان الواعظین سید محمد علی موسوی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تاویل علیل کو کچھ اس طرح سے رد کیا:

« فهل يصح يا ترای مثل التاويل في امر مهم مثل الصلاة التي هي عمود الدين، وهل ان المؤولين لنسوا ان المصلّي في الرواية هو رسول الله ﷺ وان وجود السحاب وعدمه لا يؤثر في علم النبي ﷺ الذي يعلم من الله تعالى وينظر بنور ربه؟ وعليه فهل يجوز ان نحكم في دين الله العظيم استنادا الى هذه التأويلات غير العرفية التي لا دليل عليها سوا الظن او الترجيح وقد قال الله تعالى﴿ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴾(يونس/ 36) ».

ترجمہ: ہم ایسی تاویلات کرنے والوں سے سوال کرتے ہیں: کیا نماز جیسی اہم عبادت کے بارے میں ایسی تاویل کرنا صحیح ہے؟ جو دین کا ستون ہے؟

کیا ایسی تاویلات کرنے والے بھول چکے ہیں کہ روایت میں جس نمازی کا ذکر ہے وہ اللہ کا رسول ﷺ ہے مطلع کا ابر آلود ہونا یا نہ ہونا کیا یہ علم نبی ﷺ پر اثرانداز نہیں ہو سکتا؟ وہ اللہ کا رسول ﷺ جو اللہ کے علم سے سب کچھ جانتا ہے اور اپنے رب کے نور سے سب کچھ دیکھتا ہے، کیا ہم ایسی تاویلات غیر عرفیہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دین عظیم کے بارے میں حکم لگائیں جن تاویلات غیر عرفیہ پر سوائے ظن اور ترجیع کے کوئی چیز دلالت نہیں کرتی۔ اللہ تعالی اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتا ہے کہ ﴿ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴾ بیشک گمان حق تک رسائی حاصل کرنے میں فائدہ نہیں دیتا۔

(ليالي بيشاور، ج1 ص30، فصل الجمع بين الصلاتين عند علماء الفريقين، سلطان الواعظين السيد محمد على الموسوي الشيرازي)

تاویل 3:« وَمِنْهُمْ مَنْ تَأَوَّلَهُ عَلَى تَأْخِيرِ الْأُولَى إِلَى آخِرِ وَقْتِهَا فَصَلَّاهَا فِيهِ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا دَخَلَتِ الثَّانِيَةُ فَصَلَّاهَا . فَصَارَتْ صَلَاتُهُ صُورَةَ جَمْعٍ. وَهَذَا أَيْضًا ضَعِيفٌ أَوْ بَاطِلٌ؛ لِأَنَّهُ مُخَالِفٌ لِلظَّاهِرِ مُخَالَفَةً لَا تُحْتَمَلُ، وَفِعْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ حِينَ خَطَبَ، وَاسْتِدْلَالُهُ بِالْحَدِيثِ لِتَصْوِيبِ فِعْلِهِ، وَتَصْدِيقُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَهُ وَعَدَمُ إِنْكَارِهِ صَرِيحٌ فِي رَدِّ هَذَا التَّأْوِيلِ ».

ترجمہ: بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی نماز اس کے آخری وقت میں ادا فرمائی اور جب اس سے فارغ ہوئے تو دوسری نماز کا وقت داخل ہو چکا تھا ، تو اسے

ساتھ ہی بجالائے یعنی پہلی نماز کو اسکے آخری وقت میں اور دوسری نماز کو اسکے اول وقت میں بجالائے تو اس صورت میں جمع صوری بنے گی۔

جواب 1: علامہ نووی اس تاویل کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ تاویل باطل ہے اور ضعیف ہے کیونکہ یہ تاویل ظاہر روایت کے مخالف ہے، اس تاویل میں ایسی مخالفت پائی جارہی ہے جو تاویل کو درست نہیں ہونے دے رہی، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بصرہ میں طویل خطبہ دینا اور جس کے نتیجے میں بنی تمیم کے ایک شخص کا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اس عمل پر اعتراض کرنا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اسکی سرزنش کرنا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنے اس فعل کی صحت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے استدلال کرنا اور ابو ھریرہ کا ان کی تصدیق کرنا اور نہ جھٹلانا یہ واقعہ اس تاویل کے رد پر ٹھوس دلیل ہے۔

(المنهاج في شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ج4 ص344، الامام محي الدين ابو زكريا بن شرف النووي المتوفي 676ھ)

جواب2: « وَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ التَّعْلِيلِ بِنَفْيِ الْحَرَجِ ظَاهِرٌ فِي مُطْلَقِ الْجَمْعِ ، وَقَدْ جَاءَ مِثْلُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُهُ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: صَنَعْتُ هَذَا لِئَلَّا تُحْرَجَ أُمَّتِي وَإِرَادَةُ نَفْيِ الْحَرَجِ يَقْدَحُ فِي حَمْلِهِ عَلَى الْجَمْعِ الصُّورِيِّ، لِأَنَّ الْقَصْدَ إِلَيْهِ لَا يَخْلُو عَنْ حَرَجٍ».

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مطلق جمع میں جو علت بیان فرمائی ہے وہ نفی حرج ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنا اور اس جیسی روایت کو طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے، اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا، اور جب اس جمع کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنی امت کو مشقت سے نکالنے کیلئے ایسا کیا، اور نفی حرج کا ارادہ منافی ہے کہ اس جمع سے مراد جمع صوری لی جائے، تو حرج لازم آئے گا کیونکہ یہ تاویل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارادے کے منافی ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخارى، ج2 ح 543 ص209، باب تاخير الظهر الى العصر باب مواقيت الصلاة، احمد بن علي بن حجر عسقلانى في شارح بخاري شريف)

تاویل 4: « حَمَلَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ للمَرَض لِأَنَّ الْمَشَقَّة فِيهِ أَشَدُّ مِنَ الْمَطَرِ ».

ترجمہ: بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مریض ہونے کی وجہ دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا کیونکہ بارش کی نسبت مرض میں زیادہ مشقت پائی جاتی ہے۔

جواب: بعض علماء اہلسنت نے اس تاویل کو کچھ اس طرح سے رد کیا « بأنه مخالف لظاهر الحديث وتقييده ترجيح بلا مرجح وتخصيص بلا مخصص ».

ترجمہ: یہ تاویل ظاہر حدیث کے مخالف ہے اس روایت کو مرض کے ساتھ مقید کرنے سے ترجیح بلا مرجح اور تخصیص بلا مخصص لازم آتا ہے جو علم اصول کے قوانین کے خلاف ہے۔

(ارشاد الساري لشرح صحيح البخاري، ج2 ص221 ،کتاب مواقيت الصلاة، ابو العباس شهاب الدين احمد قسطلاني)

تاویل 5: «وَجَوَّزَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنْ يَكُونَ الْجَمْعُ الْمَذْكُورُ لِلْمَرَضِ ، وَقَوَّاهُ النَّوَوِيُّ ، وَفِيهِ نَظَرٌ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ جَمْعُهُ ﷺ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لِعَارِضِ الْمَرَضِ لَمَا صَلَّى مَعَهُ إِلَّا مَنْ بِهِ نَحْوُ ذَلِكَ الْعُذْرِ وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ ﷺ جَمَعَ بِأَصْحَابِهِ ، وَقَدْ صَرَّحَ بِذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَتِهِ».

ترجمہ: بعض نے مرض کی حالت میں دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کو جائز قرار دیاہے علامہ نووی نے اس قول کو قوی قرار دیاہے۔

جواب: ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ تاویل مورد اشکال ہے، اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں فقط وہی لوگ نماز پڑھتے جو مریض ہوتے جب کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپکی اقتدا میں باجماعت نماز پڑھی اور اس عمل کی توضیح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کر رہی ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج3 ح 543 ص209، مواقیت الصلاۃ باب تاخیر الظھر الی العصر، احمد بن علي بن حجر عسقلانی في شارح بخاري شریف)

تاویل6: « ابھام جواز الجمع بالمطر تأخیرا مع انہ ممتنع عند الشافعی فی الجدید ولعل البخاری جوازہ وتاویل ذلك بانہ فرغ من الاولی فدخل وقت الثانیہ فصلھا عقبھا خلاف الظاھر ».

بعض نے جمع کے جواز میں ابھام پیدا کرنے کی کوشش کی ہے مگر منصف مزاج علماء اہلسنت نے ان کے اس خواب کو ادھورا رہنے دیا، امام شافعی کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جدید کتب میں بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کو ممتنع قرار دیا ہے اور شاید امام بخاری نے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کو اس تاویل کی بناء پر جائز قرار دیا ہو کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی نماز سے فارغ ہوئے تو فوراً دوسری نماز کا وقت داخل ہو گیا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی نماز کو دوسری نماز کے ساتھ جمع کر کے پڑھا۔

جواب: صاحب تحفہ الباری فرماتے ہیں کہ یہ تاویل ظاہر حدیث کے خلاف ہے۔

(تحفہ الباری بشرح صحیح البخاری، ج 1، س 384، کتاب الصلاۃ، مصنف شیخ الاسلام ابی یحی بن محمد انصاری، متوفی 926 ھ)

فقہاء اہلسنت اور جمع بین الصلاتین

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں فقہاء اہلسنت کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کے بارے میں مختلف اقوال اور آراء پیش کرنا چاہتاہوں جس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ کس طرح یہ لوگ اس مسئلہ میں بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ کا شکار دیکھائی دے رہے ہیں، اس کا رئیسی سبب تعلیمات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام سے دوری کا ہے۔

« وَأَمَّا الْجَمْعُ فِي الْحَضَرِ لِغَيْرِ عُذْرٍ ، فَإِنَّ مَالِكًا وَأَكْثَرَ الْفُقَهَاءِ لَا يُجِيزُونَهُ ، وَأَجَازَ ذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الظَّاهِرِ وَأَشْهَبُ مِنْ أَصْحَابِ مَالِكٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَ بِعُمُومِهِ مُطْلَقًا . وَقَدْ خَرَّجَ مُسْلِمٌ زِيَادَةً فِي حَدِيثِهِ، وَهُوَ قَوْلُهُ " فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ " وَبِهَذَا تَمَسَّكَ أَهْلُ الظَّاهِرِ ».

ترجمہ: امام مالک اور اکثر فقہاء اہل سنت نے حضر میں بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کی آجازت نہیں دی لیکن فرقہ ظاہریہ کی ایک جماعت اور اصحاب مالک میں سے اشہب نے بغیر عذر و سبب کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کو جائز قرار دیاہے؛ ان میں سے بعض نے اس روایت کے عموم پر مطلقاً عمل کیاہے، امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا: « ان النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء في غير خوف ولا سفر ولا مطر »، کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف، بارش اور سفر کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا، اور فرقہ ظاہریہ نے اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ تمسک کرتے ہوئے بغیر خوف، بارش اور سفر کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کو حضر میں جائز قرار دیا ہے۔(بداية المجتهد ونهاية المقتصد، ج1 ص 383 . باب مواقيت الصلاة كتاب الصلاة، محمد بن احمد بن محمد بن احمد رشد القرطبي متوفي 595ھ)

« وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِلَى الْأَخْذِ بِظَاهِرِ هَذَا الْحَدِيثِ، فَجَوَّزُوا الْجَمْعَ فِي الْحَضَرِ لِلْحَاجَةِ مُطْلَقًا؛ لَكِنْ بِشَرْطِ أَنْ لَا يُتَّخَذَ ذَلِكَ عَادَةً، وَمِمَّنْ قَالَ بِهِ ابن سِيرِين وَرَبِيعَة وَأَشْهَب وابن الْمُنْذِرِ وَالْقَفَّالُ الْكَبِيرُ، وَحَكَاهُ الْخَطَّابِيُّ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ ».

ترجمہ: فقہاء اہل سنت کی ایک جماعت نے اس حدیث کے ظواہر پر عمل کرتے ہوئے حضر میں ضرورت کے تحت دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کو مطلقاً جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ اسے عادت اور وطیرہ نہ بنالیا جائے، اور ابن سیرین، ربیعہ، اشھب، ابن منذر، قفال الکبیر اسی رائے کے قائل ہیں، اور خطابی نے اس رائے کو محدثین کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے۔

(فتح البارى شرح صحيح البخارى، ج2 ص210، باب تاخير الظهر الى العصر كتاب الصلاة / نيل الأوطار من أحاديث سيد الأخيار شرح منتقى

الأخبار، ج2 ص228، باب الجمع المقيم لمطر وغيره. تأليف: الامام محمد بن علي بن محمد شوكاني المتوفي 1255هـ)

« وَحَكَى ابْنُ الْمُنْذِرِ عن ابن سيرين انه قال: يجوز الجمع من غير مرض ولا خوف واختاره ابن منذر ».

ترجمہ: ابن منذر نے ابن سیرین سے حکایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن سیرین کے نزدیک بغیر مرض اور خوف کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے۔

اور ابن منذر نے بھی یہی رائے اختیار کی، بغیر مرض اور خوف کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے۔

(حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء، ج2 ص244، فصل يجوز الجمع بين الظهر والعصر، سيف الدين ابو بكر محمد بن احمد شاشي القفال، تحقيق وتعليق ياسين احمد إبراهيم درادكه الأستاذ المساعد في كلية الشريعة، مكتبة الرسالة الحديثة)

« (فعل) ولا يجوز الجمع للمرض والخوف على ظاهر مذهب الشافعي وقال احمد بجوازه وهو وجه اختاره المتأخرون من أصحاب الشافعي قال النووي: في المهذب وهذا الوجه قوي جداً وعن ابن سيرين أنه يجوز الجمع من غير خوف ولا مرض لحاجة مالم يتخذه

وأختاره ابن منذور وجماعة جواز الجمع في الحضر من غير خوفٍ ولا مرض ولا مطر ».

ترجمہ: ظاہراً فقہ شافعیہ کے نزدیک مرض اور خوف کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں، اور امام احمد کے نزدیک مرض اور خوف کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز ہے یہی رائے اصحاب شافعی میں سے متاخرین نے اختیار کی، امام نووی نے اپنی کتاب " المہذب " میں اسی رائے کو قوی قرار دیا ہے؛ ابن سیرین سے منقول کہ بغیر مرض اور خوف کے ضرورت کے تحت دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ اسے عادت اور وطیرہ نہ بنایا جائے، ابن منذر اور فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک حضر میں یعنی سفر کے علاوہ بغیر خوف مرض اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔

(رحمة الامة في أختلاف الائمة (ابو حنيفة، مالك، شافعى، احمد بن حنبل)، ص52، باب صلاة المسافر، ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمن الشافعي الدمشقي العثماني من علماء القرن الثامن الهجري، اس فقیہ کا تعلق آٹھویں صدی ہجری کے ساتھ)

« وَقَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ مِنْ أَصْحَابِنَا : يَجُوزُ الْجَمْعُ فِي الْحَضَرِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا مَطَرٍ، وَلَا مَرَضٍ، وَحَكَاهُ الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ

الْقَفَّالِ الْكَبِيرِ الشَّاشِيّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيّ، قَالَ الْخَطَّابِيُّ : وَهُوَ قَوْلُ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ لِظَاهِرِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ».

ترجمہ: ابن منذر نے فقہاء سے نقل کیا، اور خطابی نے اسی قول کو اپنی کتاب "معالم السنن" میں قفال الکبیر شاشی سے اس نے ابو اسحاق مروزی سے نقل کیا ہے، اور خطابی کہتا ہے محدثین کی ایک جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے ظاہر کے ساتھ تمسک کرتے ہوئے بغیر خوف، مرض اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے۔

(المجموع شرح المهذب، ج4 ص288، كتاب الصلاة باب مواقيت الصلاة، الامام الفقهية الحافظ محی الدين ابو زكريا بن شرف النوري ناشر زكريا علي يوسف، طبع مصر)

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو مشقت اور تکلیف سے نکالنے کیلئے اور اسے وسعّت اور سہولت دینے کیلئے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھا، مگر کچھ ضدی لوگوں نے اپنی طرف سے کچھ ایسی قیود و شرائط کا اضافہ کرکے امُت محمدیہ کو نئے سرے سے حرج اور مشقت میں ڈال رکھا ہے۔

ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ باقاعدہ طور پر دو نمازوں کو جمع کرکے نہیں پڑھتے تو کم از کم ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ دو نمازوں کو جمع کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس

سنت متروکہ کو احیاء بخش دیا کریں کیونکہ آپ اہلسنت کہلواتے ہیں اور اس لفظ کا بھرم رکھنا آپ پر لازم ہے شیعوں کے بغض میں سنت نبی کریم ﷺ کے تارک کیوں بنتے ہو۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کی سیرت اور تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر مراجع عظام کا سایہ تا قیامت قائم و دائم فرمائے بالخصوص محسن ملت تشیع مرجع اہل جہاں فخر بر صغیر وپاک وہند مرجع الدینی الکبیر آیت اللہ العظمیٰ آقائ حافظ بشیر حسین النجفی (مدظلہ العالی الوارف) کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم فرمائے۔

الہی آمین یارب العالمین

خادم مذہب اہلبیت الشیخ آصف علی نجفی

15 شعبان 1440ھ

تم بحمد اللہ

مؤلف کی دیگر تألیفات

القول المختوم فی رد زواج ام کلثوم علیہاالسلام

دفاع عزاداری سید الشھداء علیہ السلام اور علماء شیعہ

بشارت الکونین باقامۃ الماتم علی الحسین علیہ السلام

عزاداری سنت معصومین علیہم السلام

اِثبات حدیث کساء

جنازہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احکام میت بین الشیعہ والسنہ

وقت اِفطار قرآن وسنت کی روشنی میں

الجمع بین الصلاتین بین الشیعہ والسنہ

ترجمہ کتاب (حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - تالیف: علامہ باقر شریف القرشی

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾



Author
Al-Sheikh Asif Ali Al-Najafi



CONTACT US
HUZZA ILLMIYA, NAJAF
+964 751 094 0521
+964 750 925 8423